علي عليه السلام : «أنا أبو حسن القرم» أي المقدم في الرأي، والقرم فحل الإبل أي أنا فيهم بمنزلة الفحل في الإبل.

قال الخطابي : وأكثر الروايات «القوم» بالواو ولا معنى له وإنّما هو بالراء أي المقدّم في المعرفة وتجارب الأمور.

١٠ - ١٨ - الكافية لإبطال توبة الخاطئة عن الحسين بن عيسى عن زيد عن أبيه قال: حدثنا أبو ميمونة عن أبي بشير العائذي قال: كنت بالمدينة حين قتل عثمان فاجتمع المهاجرون فيهم طلحة والزبير فأتوا عليّاً عليه السلام فقالوا: يا أبا الحسن هلمّ نبايعك. قال: لا حاجة لي في أمركم أنا بمن اخترتم راضٍ، فقالوا: ما نختار غيرك واختلفوا إليه بعد قتل عثمان مراراً.

وعن إسحاق بن راشد عن عبد الحميد بن عبد الرحمن القرشي عن أبي أروى قال: لا أحدثك إلّا بما رأته عيناي وسمعته أذناي لمّا برز الناس للبيعة عند بيت المال قال علي عليه السلام لطلحة: ابسط يدك للبيعة، فقال له طلحة: أنت أحقّ بذلك منّي وقد استجمع لك الناس ولم يجتمعوا لي فقال علي عليه السلام لطلحة: والله ما أخشى غيرك!!! فقال طلحة: لا تخش فوالله لا تؤتى من قبلي أبداً فبايعه وبايع الناس.

وعن يحيى بن سلمة عن أبيه قال: قال ابن عبّاس: والذي لا إله إلّا هو إنّ أول خلق الله عزّ وجلّ ضرب على يد عليّ بالبيعة طلحة بن عبيد الله.

وعن محمّد بن عيسى النهدي عن أبيه عن الصلت بن دينار عن الحسن قال: بايع طلحة والزبير عليّاً عليه السلام على منبر رسول الله صلى الله عليه وآله طائعين غير مكرهين.

وعن عبد الله بن حكيم بن جبير عن أبيه عن عليّ بن الحسين عليهما السلام قال: إنّ طلحة والزبير بايعا عليّاً.

وعن الحسن بن مبارك عن بكر بن عيسى قال: إنّ طلحة والزبير أتيا عليّاً عليه السلام بعدما بايعاه بأيام فقالا: يا أمير المؤمنين قد عرفت شدّة مؤنة المدينة وكثرة عيالنا وإن عطاءنا لا يسعنا قال: فما تريدان نفعل؟ قالا: تعطينا من هذا المال ما يسعنا! فقال: اطلبا إلى الناس فإن اجتمعوا على أن يعطوكما شيئاً من حقوقهم فعلت. قالا: لم نكن لنطلب ذلك إلى الناس ولم يكونوا يفعلوا لو طلبنا إليهم! قال: فأنا والله أحرى أن لا أفعل فانصرفا عنه.

وعن عمرو بن شمر عن جابر عن محمّد بن علي عليهما السلام إنّ طلحة والزبير أتيا عليّاً عليه السلام فاستأذناه في العمرة فقال لهما: لعلّكما تريدان الشام والبصرة؟ فقالا: اللهم غفراً ما نوي إلّا العمرة.

وعن الحسن بن مبارك عن بكر بن عيسى عليه السلام أنّ عليّاً أخذ عليهما عهد الله وميثاقه وأعظم ما أخذ على أحد من خلقه أن لا يخالفا ولا ينكثا ولا يتوجّها وجهاً غير العمرة حتّى يرجعا إليها فأعطياه ذلك من أنفسهما ثم أذن لهما فخرجا.

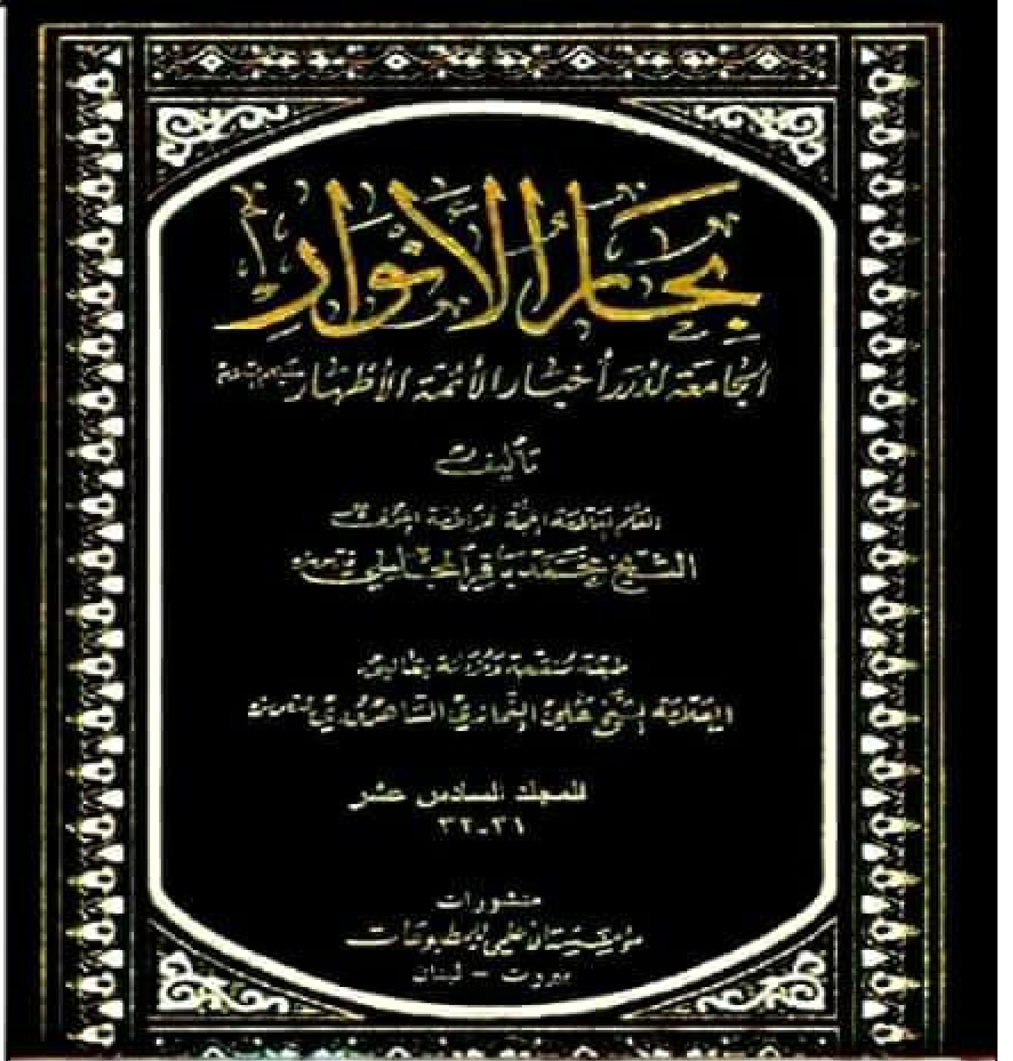

دفاع اهلسنت

دفاع
اہلسنت

... اعجازی بلاغت کے ساتھ خداوند
... تصویر کھینچی ہے وہ منکر کے ذہ

... سطوطاليس الق
... الجزئيات لخسع ا
... اضطراب فكره الات
ماعليه من الرداء والمهابة والعظ
والفخامة والمتانة والجزالة مع ما
اشرب من الحلاوة والطلاوة واللط
والسلاسة لا ارى كلاما يشبه هذا الا
يكون كلام الخالق سبحانهٗ فان ه
الكلام نبعة من تلك الشجرة وجدول م
ذٰلك البحر وجذوة من تلك النّار۔

نہج البَلاغہ

ترجمہ و حواشی

از

حجۃ الاسلام علامہ مفتی جعفر حسین صاحب قبلہ مرحوم و مغفور اعلی اللہ مقامہٗ

المعراج کمپنی

(لاہور پاکستان)

جن لوگوں نے صرف اُسے عالم کلیات مانا ہے۔ اُن کی ... جزئیات میں تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہے۔ لہٰذا اسے عالم جزئیات ماننے کی صورت میں اُس کے علم کو بھی متغیر ماننا پڑے گا، اور علم چونکہ عین ذات ہے، لہٰذا ذات بھی تغیرات کی آماجگاہ بن جائے گی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ حادث قرار پا کر اپنی قدامت کو کھو بیٹھے گا۔ مگر یہ ایک ظاہر فریب مغالطہ ہے اس لئے کہ تغیر معلوم سے تغیر علم اُس وقت لازم آتا ہے کہ جب یہ مانا جائے کہ اُسے ان تغیرات کا علم نہیں اور اگر تمام تغیر و تبدل کی صورتیں اس کے سامنے آئینہ ہیں، تو کوئی وجہ نہیں کہ تغیر معلومات سے اُس کے علم کو بھی تغیر پذیر سمجھ لیا جائے جبکہ یہ تغیر صرف معلوم تک محدود ہے اور علم پر اثر انداز نہیں ہوتا۔

خطبہ ۹۰

وَمِنْ خُطْبَةٍ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا أُرِيْدَ عَلَى الْبَيْعَةِ
بَعْدَ قَتْلِ عُثْمَانَ: دَعُوْنِيْ وَالْتَمِسُوْا غَيْرِيْ فَإِنَّا مُسْتَقْبِلُوْنَ اَمْرًا لَهُ وُجُوْهٌ وَاَلْوَانٌ- لَا تَقُوْمُ لَهُ الْقُلُوْبُ وَلَا تَثْبُتُ عَلَيْهِ الْعُقُوْلُ- وَاِنَّ الْاٰفَاقَ قَدْ اَغَامَتْ

جب قتل عثمان کے بعد آپ کے ہاتھ پر بیعت کا ارادہ کیا گیا، تو آپ نے فرمایا۔

مجھے چھوڑ دو، اور (اس خلافت کیلئے) میرے علاوہ کوئی اور ڈھونڈ لو۔ ہمارے سامنے ایک ایسا معاملہ ہے جسکے کئی رخ اور کئی رنگ ہیں۔ جسے نہ دل برداشت کر سکتے ہیں اور نہ عقلیں اُسے مان سکتی ہیں۔ (دیکھو اُفق عالم پر) گھٹائیں چھائی ہوئی ہیں، راستہ پہچاننے میں نہیں آتا۔ تمہیں

دفاع
اہلسنت

نہج البلاغہ

جلد سوم

اَ... عَامِلِ اُذْرْبِيْجَانَ
... بِطُعْمَةٍ وَلٰكِنَّهٗ ...
... مُسْتَرْعًى لِـ...
فَوْ... اَنْ تَفْتَاتَ فِیْ رَعِ...
وَلَا تُخَاطِرَ اِلَّا بِوَثِيْقَةٍ، وَفِیْ يَدَيْ...
مَالٌ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاَنْتَ مِ...
خُزَّانِهٖ حَتّٰی تُسَلِّمَهٗ اِلَیَّ، وَلَعَلِّیْ اَنْ
اَكُوْنَ شَرَّ وُلَاتِكَ لَكَ وَالسَّلَامُ۔

ل جب امیر المومنین جنگ جمل سے فارغ ہوئے، تو
تھا تحریر فرمایا کہ وہ اپنے صوبہ کا مال خراج وصدقات
وہ حضرت عثمان کے دوسرے عمال کی طرح اس
مخصوصین کو بلایا اور اُن سے اس خط کا ذکر کرنے
ہے کہ میں معاویہ کے پاس چلا جاؤں۔ جس پر اُن
کر معاویہ کے دامن میں پناہ لو۔ چنانچہ اُن لوگوں
آمادہ نہ ہوا۔ جب حضرت کو اس کی اطلاع ہوئی تو
سمجھا بجھا کر کوفہ لے آئے۔ یہاں پہنچنے پر اُس کا سامان دیکھا گیا تو اس میں چار لاکھ درہم پائے گئے جس میں سے تیس ۳۰ ہزار حضرت نے اسے دے دیئے اور بقیہ بیت المال میں داخل کر دیئے۔

مکتوب (٦)

(وَمِنْ كِتَابٍ لَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ)

اِلٰی مُعَاوِيَةَ:

اِنَّهٗ بَايَعَنِی الْقَوْمُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ عَلٰی مَا بَايَعُوْهُمْ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَكُنْ لِلشَّاهِدِ اَنْ يَّخْتَارَ وَلَا لِلْغَآئِبِ اَنْ يَّرُدَّ، وَاِنَّمَا الشُّوْرٰی لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ، فَاِنِ

معاویہ ابن ابی سفیان کے نام:

جن لوگوں نے ابوبکر، عمر اور عثمان کی بیعت کی تھی، انہوں نے میرے ہاتھ پر اسی اصول کے مطابق بیعت کی جس اصول پر وہ ان کی بیعت کر چکے تھے اور اس کی بناء پر جو حاضر ہے اُسے پھر نظر ثانی کا حق نہیں، اور جو بروقت موجود نہ ہو، اُسے رد کرنے کا اختیار نہیں اور شوریٰ کا حق صرف مہاجرین وانصار کو ہے، وہ اگر کسی پر ایکا کر لیں اور اُسے خلیفہ سمجھ لیں تو اُسی میں اللہ کی رضا و

جلاء العیون

جلد اوّل

سوانح چہاردہ معصومین علیہم السلام

تالیف

ملا محمد باقر مجلسیؒ بن علامہ محمد تقی مجلسیؒ

ترجمہ

علامہ سید عبدالحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ

ناشر

عباس بک ایجنسی

رستم نگر، درگاہ حضرت عباسؑ، لکھنؤ، انڈیا

فون نمبر - 260756, 269598

مارچ 2001 ہدیہ -/

دفاع اہلسنت

تھا۔ اور ایک باریک کپڑا حضرت کے منہ پر ڈال دیا تھا۔ اور حضرت متوجہ عالم قدس تھے اور اہل بیت رسولؐ مشغول گریہ وزاری تھے اور کلمہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُون ... چند منہ سفید ہوئے اور چند منہ سیاہ ہوئے۔ اور ایک جماعت ... اصحاب عبا پانچ آدمی ہیں۔ اور میں ان کا سردار ہوں۔ اور یہ ... وہ سعادتمند ہوگا۔ جو متابعت اور پیروی ان کی میرے دین اور ... اپنے وعدوں کو جو میرے اہل بیت کے حق میں تا روز قیامت عمل ... میں گئے وہ جنہوں نے ثقل اکبر یعنی قرآن کو پھاڑ ڈالا۔ ثقل اصغر کو میرے ... اپنی جگہ سے ان کو دور کیا۔ اور ان کا حساب خدا پر ہے۔ ہر ایک اپنے کردار کا ... جبران کے ... کے تیسرا[1] اور چوتھا[2] ہوگا۔ منہ ان کا سیاہ ہو وہ بہت مال جمع کریں گے اور لوگوں کو جہنم کی طرف کھینچیں گے۔ اور ان کے زمانے میں کتاب خدا کا چرچا اٹھ جائے گا۔ اور اہل بیت کا گھر مجبور و متروک ہو جائیگا۔ اور حکم بناوٹی کریں گے۔ علیؑ و آل علیؑ کے دشمن جہنم میں ہیں اور دوستان علیؑ اور آل علیؑ بہشت میں ہیں یہ فرما کر حضرت ایک ساعت کو خاموش ہو گئے۔ اور روح مقدس نے آشیان بدن سے جانب کنگرۂ عرش قرب ملک منان در ریاض خلد جاودان پرواز کیا۔ اور ساتھ کھڑے ہو کر رفیق اعلیٰ کے انبیاء اور اولیاء اور شہداء سے ملحق ہوئے۔

بیان وصایائے حضرت رسولؐ۔ ایضاً کلینیؒ نے حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جبرئیلؑ اس وقت جانب رب جلیل سے اس وقت خبر وفات سرور کائنات لائے جبکہ حضرت کو درد والم نہ تھا۔ حضرت نے فرمایا۔ منادی ندا کرے کہ مہاجرین و انصار جمع ہوں اور حکم دیا کہ ہتھیار رکھ لیں۔ جب سب لوگ جمع ہوئے۔ حضرت منبر پر تشریف لے گئے۔ اور ان سے اپنی خبر وفات بیان فرمائی۔ اور ارشاد کیا۔ خدا کو میں اُسے یاد دلاتا ہوں۔ جو بعد میرے میری اُمت پر سردار ہو کر البتہ مسلمانوں کی جماعت پر اور ان کے ضعیفوں پر رحم کرے اور ان کے عالم کی تعظیم کرے اور ان کو ضرر نہ پہنچائے۔ کہ ان کا باعث مذلت ہو۔ اور ان کو فقیر نہ کرے کہ باعث ان کے کفر کا ہو۔ اور اپنا دروازہ ان پر بند نہ کرے۔ کہ ان کے اقویٰ ضعیفوں پر مسلط ہوں اور ان کو سرحد ہائے کافران میں بہت حبس نہ کرے۔ کہ باعث قتل نسل

---

[1] تیسرے سے مراد یہاں معاویہ بن ابی سفیان ہیں۔ جنہوں نے علی علیہ السلام کو ایک دن چین نہ لینے دیا۔ اور امام حسنؑ کو زہر دلوایا۔ جناب کے تبرکوں کی بارش کرائی۔ نزدیک قبر رسولؐ دفن نہ ہونے دیا۔ یزید کو ولی عہد مقرر کیا۔ اور دوسرے قول سے مراد تیسرے صاحب بھی ہیں۔

[2] یزید بن معاویہ قاتل اہل بیت رسولؐ۔ (ڈاکٹر جعفر علوی)

کتاب مستطاب

مجمع الفضائل

جلد اوّل و دوئم

ترجمہ

مناقب علامہ ابن شہر آشوبؒ

مترجم

سید المفسرین ادیبِ اعظمؒ

مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہؒ امروہوی

(مصنف دو سو ۲۱۳ کتب)

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد ۵ کراچی

دفاع اہلسنت

حضرت کے خط کو پھاڑ ڈالا تھا اس سلسلہ میں مسلمانوں اور مشرکوں کے درمیان بحث ... گوئی کی کہ روم والے اب تو مغلوب ہو جائیں گے مگر چند سال بعد غالب آ جائیں گے ... حکومت چند عرصہ کے بعد ختم ہو جائے گی اور رومی تو تا حکومت کریں ...

جابر بن عبداللہ انصاری سے آیہ وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْ ... (سورہ آل عمران ۱۹۹/۳) نازل ہوئی ہے نجاشی کے بارے میں جب وہ مر گ ... جمع کیا اور مدینہ سے سرزمین حبشہ تک کے حجاب اٹھا دیئے گئے۔ آپ ... نے اس بارے میں پیشگوئیاں کیں لیکن اسی روز مرنے کی خبریں چاروں طرف بیان فرمایا تھا۔ ہرقل کو اس کی موت کا علم مدینہ کے تاجروں سے ہوا۔

کسی سے مروی ہے کہ آیہ حَتّٰٓی اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ (سورہ محمد ۴/۴۷) عباس کے بارے میں نازل ہوئی جب وہ یوم بدر قید کیے گئے۔ حضرت نے فرمایا تم فدیہ دو اپنا اور اپنے بھتیجوں عقیل اور نوفل اور اپنے حلیف عتبہ بن جحدم کی طرف سے کیونکہ تم مالدار ہو۔ انہوں نے کہا تو ہمنے مجھے ساتھ آنے پر مجبور کیا اور میرے پاس مال نہیں فرمایا وہ مال کہاں ہے جو تم مکہ میں ام الفضل کے پاس رکھ آئے ہو جب وہاں سے چلے تھے اس وقت تم دونوں کے سوا کوئی نہ تھا اور تم نے کہا تھا اگر میں سفر میں مارا جاؤں تو یہ مال فضل کے لیے ہے اور عبداللہ کے لیے اور اتنا قثم کے لیے۔ عباس نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے تم کو نبی برحق بنایا ہے اس راز کو سوائے ام الفضل کے اور کوئی نہیں جانتا تھا اور میں جان گیا کہ آپ خدا کے رسول ہیں پھر سو اوقیہ فدیہ ادا کیا اور سو سو اوقیہ ان کی طرف سے۔

جنگ تبوک کے موقعہ پر فرمایا آج نہایت تیز ہوا چلے گی اور تم اپنی جگہ پر نہ ٹھہر سکو گے پس ہوا چلی ایک شخص کھڑا تھا اسے اڑا کر ایک پہاڑ کے پاس جا ڈالا اسی طرح آپ نے تبوک میں ایک منافق کے مرنے کی خبر دی جب واپس آئے تو اسے مرا ہوا پایا۔

اسود عنسی کذاب جس رات کو قتل ہوا آپ نے اس کی خبر دی اور اس کے قاتل کو بتایا اور ایک روز اپنے اصحاب سے کہا آج کو عجم پر فتح ہوئی یعنی جنگ ذی قار میں عرب کی فتح کی خبر دی۔

ایک روز اصحاب کو آپ نے خبر دی کہ جنگ ہونے لگی (جنگ موتہ) اور زید بن حارثہ علم لے کر چلے اور شہید ہو گئے پھر علم کو جعفر بن ابوطالب لے کر چلے وہ بھی شہید ہو گئے پھر توقف کے بعد عبداللہ بن رواحہ نے علم لے کر مقابلہ کیا اور وہ بھی شہید ہو گئے۔ پھر فرمایا اب علم کو خالد بن ولید نے لیا ہے اور مسلمانوں نے دشمنوں کو دفع کیا پھر کچھ توقف کے بعد آپ خانہ جعفر میں داخل ہوئے اور ان کی شہادت کی خبر سنائی۔

سراقہ بن مالک کے پتلے پتلے ہاتھ دیکھ کر فرمایا ایک دن ایسا آنے والا ہے کہ میرے بعد تیرے ان ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن ہوں گے چنانچہ ایران فتح ہوا تو عمر نے سراقہ کو بلایا اور کسریٰ کے کنگن اسے پہنائے۔

خطبہ ۱۴۴

وَمِنْ كَلَامٍ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔
وَقَدِ اسْتَشَارَهُ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ فِي
الشُّخُوصِ لِقِتَالِ الْفُرْسِ بِنَفْسِهٖ۔
إِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ لَمْ يَكُنْ نَصْرُهُ وَلَا
خِذْلَانُهُ بِكَثْرَةٍ وَّلَا قِلَّةٍ۔ وَهُوَ دِيْنُ اللهِ
الَّذِيْ اَظْهَرَهُ وَجُنْدُهُ الَّذِيْ اَعَدَّهُ
وَاَمَدَّهُ حَتّٰى بَلَغَ مَا بَلَغَ وَطَلَعَ حَيْثُ
مَا طَلَعَ۔ وَنَحْنُ عَلٰى مَوْعُوْدٍ مِّنَ اللهِ۔
وَاللهُ مُنْجِزٌ وَّعْدَهُ وَنَاصِرٌ جُنْدَهُ وَمَكَانُ
الْقَيِّمِ بِالْاَمْرِ مَكَانُ النِّظَامِ مِنَ
الْخَرَزِ يَجْمَعُهُ وَيَضُمُّهُ فَاِنِ انْقَطَعَ
النِّظَامُ تَفَرَّقَ الْخَرَزُ وَذَهَبَ۔
يَجْتَمِعْ بِحَذَافِيْرِهٖ اَبَدًا وَالْعَرَبُ
وَاِنْ كَانُوْا قَلِيْلًا فَهُمْ كَثِيْرُوْنَ بِالْ
وَعَزِيْزُوْنَ بِالْاِجْتِمَاعِ فَكُنْ
وَاسْتَدِرِ الرَّحٰى بِالْعَرَبِ وَاَ
دُوْنَكَ نَارَ الْحَرْبِ، فَاِنَّكَ اِنْ شَخَ
مِنْ هٰذِهِ الْاَرْضِ انْتَقَضَتْ
الْعَرَبُ مِنْ اَطْرَافِهَا وَاَقْطَارِهَ
يَكُوْنَ مَا تَدَعُ وَرَآءَكَ مِنَ الْعَ
اَهَمَّ اِلَيْكَ مِمَّا بَيْنَ يَدَ
اِنَّ الْ ... ظُرُوْا اِلَيْكَ
... فَاِذَا قَطَ
... ذٰلِكَ
... مَا ذَكَرْ
مَسِيْرِ ... الْمُسْلِمِيْنَ

جب حضرت عمر ابن خطاب نے جنگ فارس میں شریک ہونے کے لئے آپ سے مشورہ لیا تو آپ نے فرمایا اس امر میں کامیابی و ناکامیابی کا دارومدار فوج کی کمی بیشی پر نہیں رہا ہے۔ یہ تو اللہ کا دین ہے جسے اُس نے (سب دینوں پر) غالب رکھا ہے اور اسی کا لشکر ہے جسے اُس نے تیار کیا ہے اور اس کی ایسی نصرت کی ہے کہ وہ بڑھ کر اپنی موجودہ حد تک پہنچ گیا ہے اور پھیل کر اپنے موجودہ پھیلاؤ پر آ گیا ہے اور ہم سے اللہ کا ایک وعدہ ہے اور وہ اپنے وعدہ کو پورا کرے گا اور اپنے لشکر کی خود ہی مدد کرے گا۔ امور (سلطنت) میں حاکم کی حیثیت وہی ہوتی ہے جو مہروں میں ڈورے کی جو انہیں سمیٹ کر رکھتا ہے۔ جب ڈورا ٹوٹ

نہج البلاغہ

ترجمہ وحواشی

از

حجۃ الاسلام علامہ مفتی جعفر حسین صاحب قبلہ مرحوم ومغفور اعلی اللہ مقامہ

المعراج کمپنی

(لاہور پاکستان)

دفاع اہلسنت

دفاع اهلسنت

(٥٤) قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ امر بتبليغ ما خاطبهم [illegible] على الحكاية مبالغة في تبكيتهم فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ على محمد [illegible] حُمِّلَ من التبليغ وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ من الامتثال وَإِنْ تُطِيعُوهُ [illegible] الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ التبليغ الواضح لما كلّفتم وقد [illegible] اديتم فلكم وان تولّيتم فعليكم .

في الكافي عن الصادق عليه السلام في خطبة في [illegible] وآله قال واتّق ما حمّل من اثقال النبوّة .

وعن الباقر عليه السلام قال قال رسول الله صلّى الله عليه وآله يا معاشر قرّاء القرآن اتّقوا الله عزّ وجلّ فيما حملكم من كتابه فانّي مسؤول وانّكم مسؤولون انّي مسؤول عن تبليغ الرسالة وامّا انتم فتسئلون عمّا حملتم من كتاب الله وسنّتي .

(٥٥) وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ ليجعلنّهم خلفاء بعد نبيكم كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ يعني وصياء الأنبياء بعدهم وقرء بضمّ التاء وكسر اللام وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وهو الإسلام وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ من الأعداء وقرء بالتخفيف أَمْناً منهم يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئاً وَمَنْ كَفَرَ ارتد او كفر هذه النعمة بَعْدَ ذَلِكَ بعد حصوله فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ الكاملون في فسقهم حيث ارتدّوا بعد وضوح الامر او كفروا تلك النعمة العظيمة .

في [illegible] عليهم السلام .

وعن الباقر عليه السلام ولقد قال الله في كتابه لولاة الأمر من بعد محمّد صلّى الله عليه وآله خاصّة وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ الى قوله فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ يقول استخلفكم لعلمي وديني وعبادتي بعد نبيكم كما استخلف وصاة آدم عليه السلام من بعده حتّى يبعث النبي الذي يليه يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئاً يقول يعبدونني بإيمان لا نبي بعد محمّد صلّى الله عليه وآله فمن قال غير ذلك فأولئك هم الفاسقون فقد مكّن ولاة الامر بعد محمّد صلّى الله عليه وآله بالعلم ونحن هم فاسألونا فان صدقناكم [illegible]

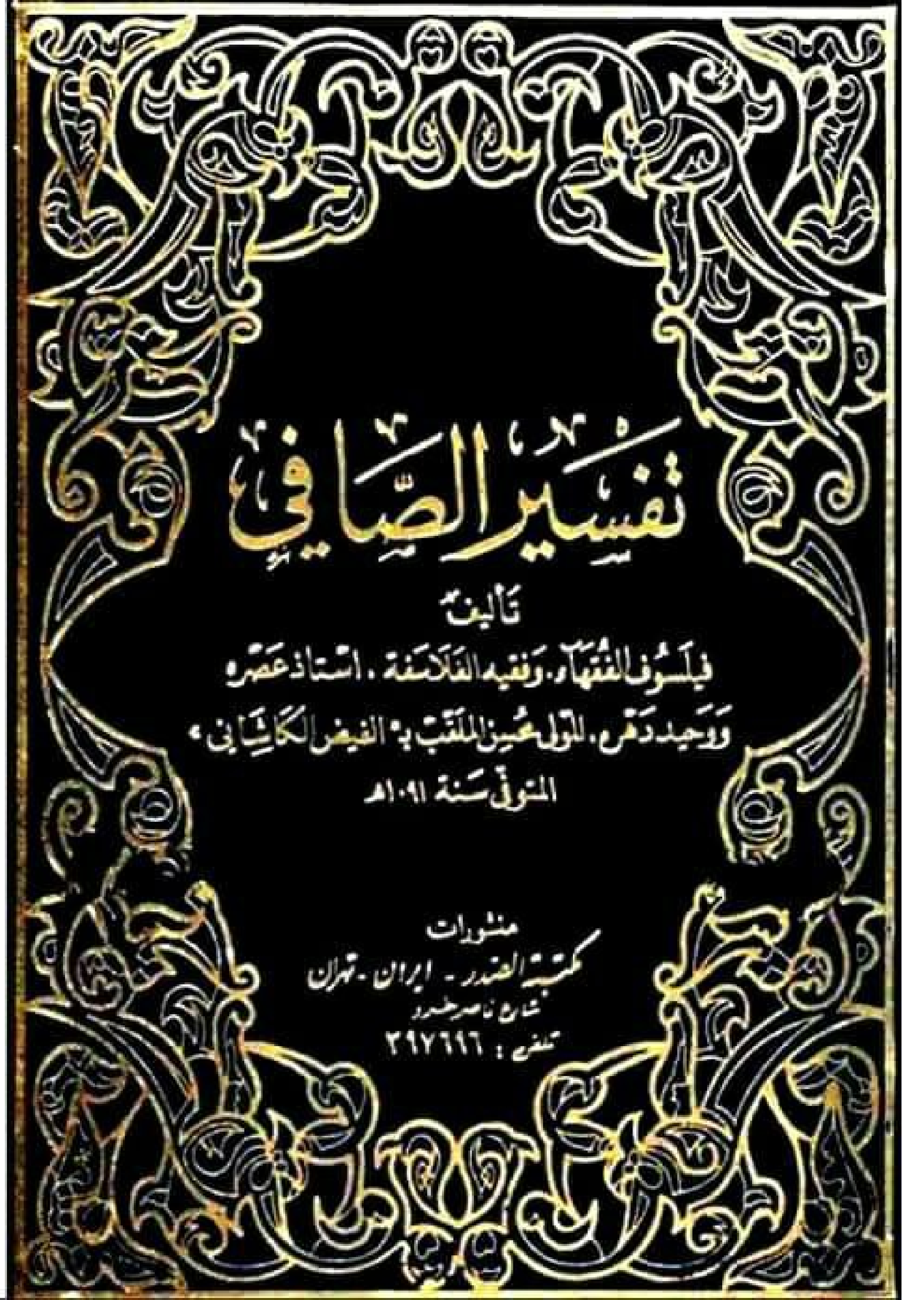

دفاع اهلسنت

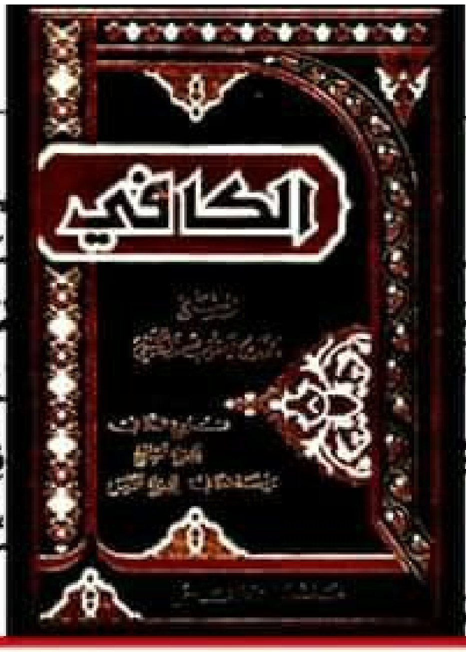

٣٩٦ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَحْبُوبٍ، ... عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام
عِيسَى عليه السلام كَانُوا شِيعَتَهُ، وَإِنَّ ... عِيسَى بِأَطْوَعَ لَهُ
قَالَ عِيسَى عليه السلام لِلْحَوَارِيِّينَ: ﴿... مَنْ أَنْصَارُ إِلَى ...
وَاللّٰهِ مَا نَصَرُوهُ مِنَ الْيَهُودِ، وَ... لَمْ يَزَالُوا مُنْذُ
رَسُولَهُ ﷺ يَنْصُرُونَنَا وَيُقَاتِلُونَ ... فِي الْبُلْدَانِ، جَزَاهُمُ اللّٰهُ خَيراً.

وَقَدْ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ... بِسَيْفِ مَا أَبْغَضُونَا، وَوَاللّٰهِ لَوْ أَدْنَيْتُ
إِلَى مُبْغِضِينَا وَحَثَوْتُ لَهُمْ مِنَ الْ...

٣٩٧ - ابْنُ مَحْبُوبٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿الٓمٓ ۝ غُلِبَتِ الرُّومُ ۝ فِيٓ أَدْنَى الْأَرْضِ﴾ [الروم: ١-٣] قَالَ: فَقَالَ: يَا أَبَا عُبَيْدَةَ إِنَّ لِهٰذَا تَأْوِيلاً لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللّٰهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ، إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا هَاجَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَأَظْهَرَ الْإِسْلَامَ، كَتَبَ إِلَى مَلِكِ الرُّومِ كِتَاباً وَبَعَثَ بِهِ مَعَ رَسُولٍ يَدْعُوهُ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَكَتَبَ إِلَى مَلِكِ فَارِسَ كِتَاباً يَدْعُوهُ إِلَى الْإِسْلَامِ وَبَعَثَهُ إِلَيْهِ مَعَ رَسُولِهِ، فَأَمَّا مَلِكُ الرُّومِ فَعَظَّمَ كِتَابَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَكْرَمَ رَسُولَهُ، وَأَمَّا مَلِكُ فَارِسَ فَإِنَّهُ اسْتَخَفَّ بِكِتَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَمَزَّقَهُ وَاسْتَخَفَّ بِرَسُولِهِ، وَكَانَ مَلِكُ فَارِسَ يَوْمَئِذٍ يُقَاتِلُ مَلِكَ الرُّومِ، وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ يَهْوَوْنَ أَنْ يَغْلِبَ مَلِكُ الرُّومِ مَلِكَ فَارِسَ، وَكَانُوا لِنَاحِيَتِهِ أَرْجَى مِنْهُمْ لِمَلِكِ فَارِسَ، فَلَمَّا غَلَبَ مَلِكُ فَارِسَ مَلِكَ الرُّومِ، كَرِهَ ذٰلِكَ الْمُسْلِمُونَ وَاغْتَمُّوا بِهِ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِذٰلِكَ كِتَاباً قُرْآناً ﴿الٓمٓ ۝ غُلِبَتِ الرُّومُ ۝ (يعني غلبتها فارس) فِيٓ أَدْنَى الْأَرْضِ (وهي الشامات وما حولها)، وَهُم (يعني فارس) مِّنۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ (الروم) سَيَغْلِبُونَ ۝ (يعني يغلبهم المسلمون) فِي بِضْعِ سِنِينَ لِلّٰهِ الْأَمْرُ مِن قَبْلُ وَمِنۢ بَعْدُ وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ ۝ بِنَصْرِ اللّٰهِ يَنصُرُ مَن يَشَآءُ﴾ [الروم: ١-٥] عَزَّ وَجَلَّ، فَلَمَّا غَزَا الْمُسْلِمُونَ فَارِسَ وَافْتَتَحُوهَا، فَرِحَ الْمُسْلِمُونَ بِنَصْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ: قُلْتُ: أَلَيْسَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: ﴿فِي بِضْعِ سِنِينَ﴾، وَقَدْ مَضَى لِلْمُؤْمِنِينَ سِنُونَ كَثِيرَةٌ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَفِي إِمَارَةِ أَبِي بَكْرٍ وَإِنَّمَا غَلَبَ الْمُؤْمِنُونَ فَارِسَ فِي إِمَارَةِ عُمَرَ؟ فَقَالَ: أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ إِنَّ لِهٰذَا تَأْوِيلاً وَتَفْسِيراً؟ وَالْقُرْآنُ - يَا أَبَا عُبَيْدَةَ - نَاسِخٌ وَمَنْسُوخٌ. أَمَا تَسْمَعُ لِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿لِلّٰهِ الْأَمْرُ مِن قَبْلُ وَمِنۢ بَعْدُ﴾ [الروم: ٤]؟ يَعْنِي إِلَيْهِ الْمَشِيئَةُ فِي الْقَوْلِ أَنْ يُؤَخِّرَ مَا قَدَّمَ وَيُقَدِّمَ مَا أَخَّرَ فِي الْقَوْلِ إِلَى يَوْمٍ يَحْتِمُ الْقَضَاءَ بِنُزُولِ النَّصْرِ فِيهِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ، فَذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ ۝ بِنَصْرِ اللّٰهِ (ينصر من يشاء)﴾ [الروم: ٤-٥] أَيْ يَوْمَ يَحْتِمُ الْقَضَاءَ بِالنَّصْرِ.

٣٩٨ - ابْنُ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: إِنَّ الْعَامَّةَ يَزْعُمُونَ أَنَّ بَيْعَةَ أَبِي بَكْرٍ حَيْثُ اجْتَمَعَ النَّاسُ كَانَتْ رِضاً لِلّٰهِ جَلَّ ذِكْرُهُ، وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَفْتِنَ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ بَعْدِهِ، فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: أَوَمَا يَقْرَءُونَ كِتَابَ اللّٰهِ أَوَلَيْسَ اللّٰهُ يَقُولُ: ﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا

دفاع
اهلسنت

٣٩٦ ـ حد ... م ، عن

قال : إنّ حواري ع ... يون

عيسى بأطوع له من ... ين

الله قال الحواريّون ... ليهود

و شيعتنا والله لم يز ... نصرونا و يقاتلون دوننا

ويحرقون و يعذّبو ... خيراً .

وقد قال أمي ... ينا بالسيف ما أبغضونا ،

و والله لو أدنيت إلى ... نا .

٣٩٧ ـ ابن محبوب ، عن جميل بن صالح ، عن أبي عبيدة قال : سألت أبا جعفر عليه السلام عن قول الله عزّ وجلّ : « الم ٭ غلبت الرّوم في أدنى الأرض »(٢) قال : فقال : يا أبا عبيدة إنّ لهذا تأويلاً لا يعلمه إلّا الله والرّاسخون في العلم من آل محمّد صلوات الله عليهم إنّ

الحديث السادس والتسعون والثلاثمائة : مجهول .

قوله عليه السلام : « ان حواري عيسى عليه السلام » قال الجزري : « فيه حواري من امتي » أي خاصّتي من أصحابي و ناصري ، و منه الحواريون أصحاب عيسى أي خلصاؤه و أنصاره ، و أصله من التحوير التبييض ، و قيل إنّهم كانوا قصارين يحورون الثياب أي يبيّضونها ، و منه الخبز الحوارى الذى نخل مرّة بعد مرّة قال الازهري : الحواريون خلصان الانبياء ، وتأويله الذين أخلصوا ونقّوا من كلّ عيب(٣) .

الحديث السابع والتسعون والثلاثمائة : صحيح .

قوله تعالى : « الم غلبت الروم فى أدنى الارض » قال البيضاوي : أى ارض العرب منهم لانها الارض المعهودة عندهم ، أو فى أدنى أرضهم من العرب ، و اللام

---

(١) الصف : ١٤ .

(٢) الروم : ١ ـ ٢ .

(٣) النهاية : ج ١ ص ٤٥٧ ـ ٤٥٨ .

ہوئی دنیا پرستی پھر لامحدود رنگ رلیاں اور اس کے برعکس فرزندان علی علیہ السلام کی علم دوستی، عبادت گزاری، حق پسندی اور غلط سیاست سے احتراز، یہ ایسے صریح اور قوی عوامل تھے جو تشیع کے دامن کو وسیع سے وسیع تر کرتے چلے گئے۔

دیکھیے! یہ بالکل سامنے کی بات ہے کہ دنیا والے جی بھر کر دنیا پر جان چھڑکتے ہیں، لیکن اس کے باوجود ان کے دلوں میں علوم ومعارف اور امور دین کی عظمت کا احساس ہوتا ہے اور ہم جس زمانے کا تذکرہ کر رہے ہیں وہ تو عہد رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قریب بھی تھا نیز مسلمانوں کے دل و دماغ ان تاثرات سے مملو تھے کہ اسلامی نظام زندگی بے شمار برکتوں کا حامل ہے۔ قرآنی تعلیم سے انہیں وہ فیوض حاصل ہوئے جن کا تصور بھی قبل ازیں ان کے لیے محال تھا۔ قیصر وکسریٰ کو اسلام ہی نے فتح کیا۔ اسلام ہی کے نام پر وہ شرق وغرب عالم کے مالک بنے۔ علاوہ اس کے یہ بھی جانتے تھے کہ اس مذہب میں کافی حد تک وسعت نظر موجود ہے۔ طریقے جائز ہوں تو یہ دنیاوی مال و متاع حاصل کرنے سے بھی کسی کو نہیں روکتا۔ یہ دین کیا ہے، سراپا رحمت ہے!

غرضیکہ یہ قلبی احساسات چھپے ہوئے تھوڑے تھے جو عوام کو علوم دین کی جانب متوجہ کرتے رہے۔

رغبت کامل نہ سہی، لیکن قدرے شوق ضرور ابھرا ہوگا۔ کچھ چاہتے ہوں گے کہ ہم اپنی حیات اجتماعی کو احکام شریعت کی روشنی میں [illegible] کی یہ تمنا ہو گی کہ ہمارا معاشرہ اسلامی رنگ میں رنگ جا[illegible] از کم ہماری گھریلو زندگی ہی صحیح قوانین کے مطابق [illegible] کرتے؟ ان کجکلاہوں کے دربار سے؟ جو خا[illegible] بس۔ لیکن وہاں تو ان قدروں کا گزر بھی نہ[illegible]

پھر کدھر جاتے؟ ہاں! جنہوں نے [illegible] ہوئی۔ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کا مخزن ا[illegible] ہی خوبیوں کے باعث عوامی ذہن پر نہ صرف ان کی برتر[illegible]تے بلکہ یہ عقیدہ بھی مسلمانوں کے لیے دلنشین ہوتا چلا گیا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سچے وارث بھی ہیں اور امامت ان ہی کا حق ہے۔

دفاع
اہلسنت

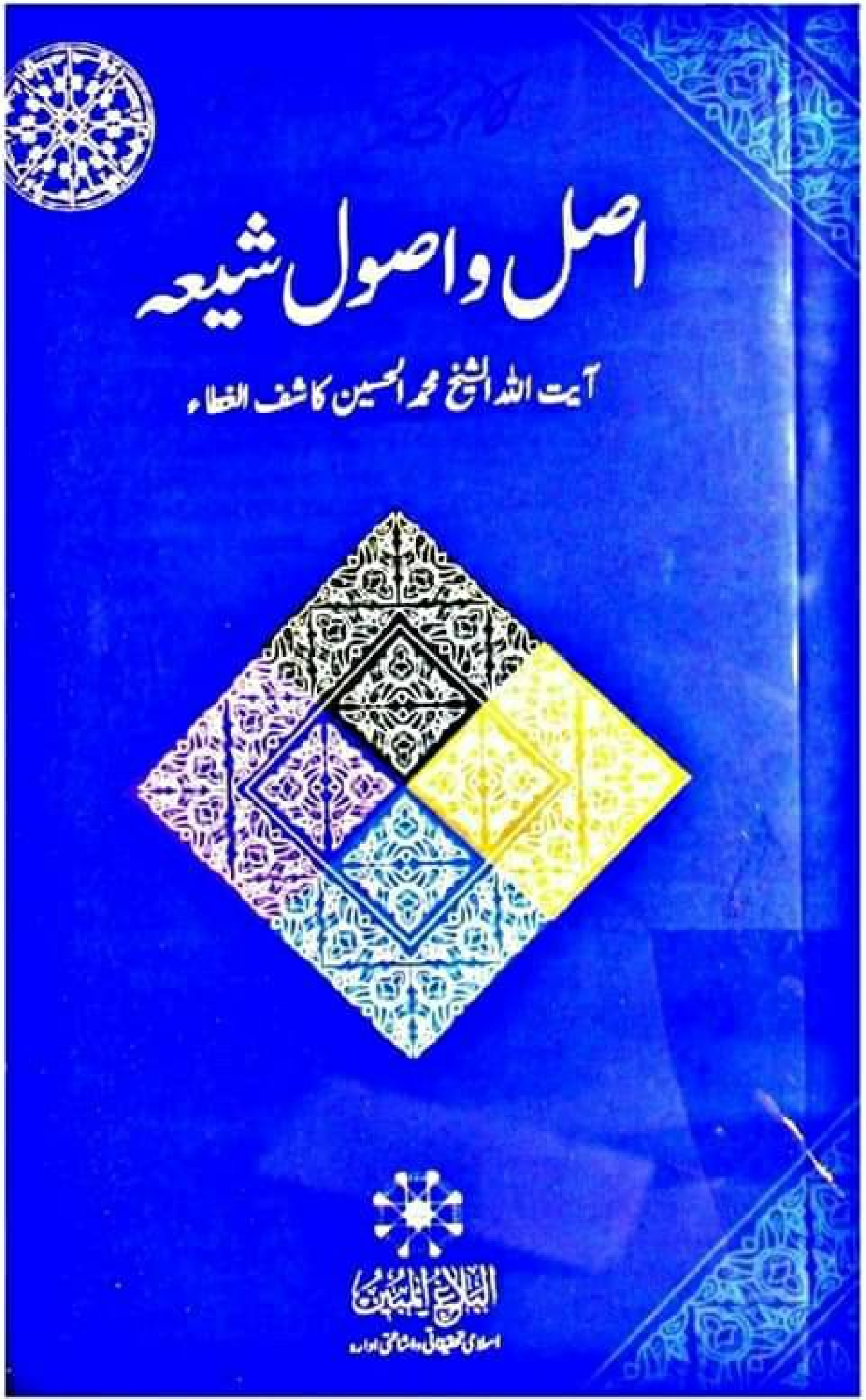

وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ مِنكُمْ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى ٱلْأَرْضِ كَمَا ٱسْتَخْلَفَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ ٱلَّذِى ٱرْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّنۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۚ يَعْبُدُونَنِى لَا يُشْرِكُونَ بِى شَيْـًٔا ۚ وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْفَٰسِقُونَ ﴿٥٥﴾

وعن الباقر عليه السلام: قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: يا معشر قرّاء القرآن إتّقوا الله عزّ وجلّ فيما حملكم من كتابه فإنّي مسؤول وإنّكم مسؤولون، إنّي مسؤول عن تبليغ الرسالة، وأمّا أنتم فتسألون عمّا حملتم من كتاب الله وسنّتي[1].

﴿وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ مِنكُمْ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى ٱلْأَرْضِ﴾ ليجعلنّهم خلفاء بعد نبيّكم صلى الله عليه وآله.

﴿كَمَا ٱسْتَخْلَفَ ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ﴾: يعني وصاة الأنبياء عليهم السلام بعدهم، وقرئ بضمّ التاء وكسر اللام.

﴿وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ ٱلَّذِى ٱرْتَضَىٰ لَهُمْ﴾: وهو الإسلام.

﴿وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّنۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ﴾: من الأعدا

﴿أَمْنًا﴾: منهم.

﴿يَعْبُدُونَنِى لَا يُشْرِكُونَ بِى شَيْـًٔا وَمَـ

﴿بَعْدَ ذَٰلِكَ﴾: بعد حصوله.

﴿فَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْفَٰسِقُونَ﴾: الكاملون ... ر

وكفروا تلك النعمة.

---

١ ـ الكافي ج ٢، ص ٦٠٦، ح ٩، باب فضل حامل القرآن. وفيه: «يا معاشر قرّاء القرآن»، كما جاء في نسخة أُخرى.

دفاع اهلسنت

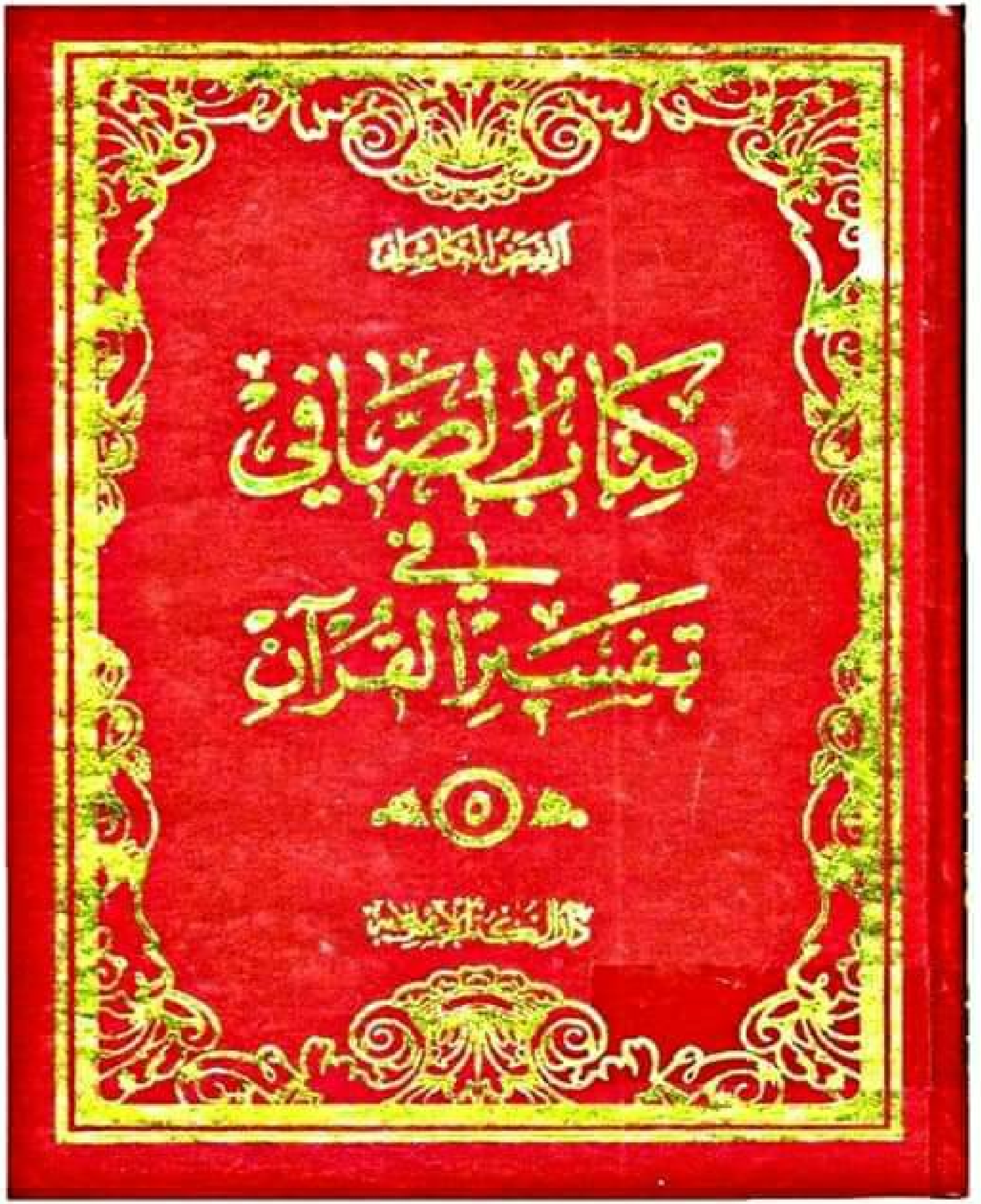

نُقَاتِلُ فِيمَا مَضَى بِالْكَثْرَةِ، وَإِنَّمَا كُنَّا نُقَاتِلُ بِالنَّصْرِ وَالْمَعُونَةِ.

أقول: اختلف الناقلون لهذا الكلام في الوقت الذي قاله لعمر فيه. فقيل: إنه قاله في غزوة القادسية. وهو المنقول عن المدائني في كتاب الفتوح. وقيل: في غزوة نهاوند. وهو نقل محمد بن جرير الطبري. فأما وقعة القادسية فكانت سنة أربع عشرة للهجرة استشار عمر المسلمين في خروجه فيها بنفسه. فأشار عليه علي عليه السلام بالرأي المسطور فأخذ عمر به ورجع عن عزم المسير بنفسه، وأمّر سعد ابن أبي وقاص على المسلمين. ويروى في تلك الواقعة أن رستم أمير العسكر من قبل يزدجرد أقام بريداً من الرجال الواحد منهم إلى جانب الآخر من القادسية إلى المدائن كلما تكلّم رستم بكلمة أدّاها بعضهم إلى بعض حتى يصل إلى سمع يزدجرد، وقصص الواقعة مشهورة في التواريخ.

وأما وقعة نهاوند فإنّه لما أراد عمر أن يغزو العجم، وجيوش كسرى قد اجتمعت بنهاوند استشار أصحابه فأشار عثمان عليه بأن يخرج بنفسه بعد أن يكتب إلى جميع المسلمين من أهل الشام واليمن والحرمين والكوفة والبصرة ويأمرهم بالخروج، وأشار علي عليه السلام بالرأي المذكور: وقال: أما بعد وإن هذا الأمر لم يكن نصره ولا خذلانه. الفصل.

فقال عمر: أجل هذا الرأي، وقد كنت أحب أن أتابع عليه فأشيروا علي برجل أولّيه ذلك الثغر. فقالوا: أنت أفضل رأياً. فقال: أشيروا عليّ به واجعلوه عراقياً. فقالوا له: أنت أعلم بأهل العراق وقد وفدوا عليك فرأيتهم وكلّمتهم ... لن أمرهم رجلاً يكون غداً ... ال: النعمان بن مقر... بالبصرة فكتب ...

و... ره.

وق... ع.

صدر ... قرر فيه أولاً أن هذا الأمر ... نصره بكثرة ولا

خذلانه بقلّة، ونبّه على صدق هذه الدعوى بأنه دين الله الذي أظهره، وجنوده، وهي جنده الذي أعدّه وأمدّه بالملائكة والناس حتى بلغ هذا المبلغ، وطلع في آفاق البلاد حيث طلع. ثم وعدنا بموعود وهو النصر والغلبة والاستخلاف في الأرض كما قال: ﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ﴾ [النور: ٥٥] الآية، وكلّ وعد من الله فهو منجز لعدم الخلف في خبره.

وقوله: وناصر جنده.

يجري مجرى النتيجة. إذ من جملة وعده نصر جنده، وجنده هم المؤمنون. فالمؤمنون منصورون على كل حال سواء كانوا قليلين أو كثيرين. ثم شبّه مكان القيّم بالأمر بمكان الخيط من العقد، ووجه التشبيه هو قوله: يجمعه ويضمّه. إلى قوله: أبداً.

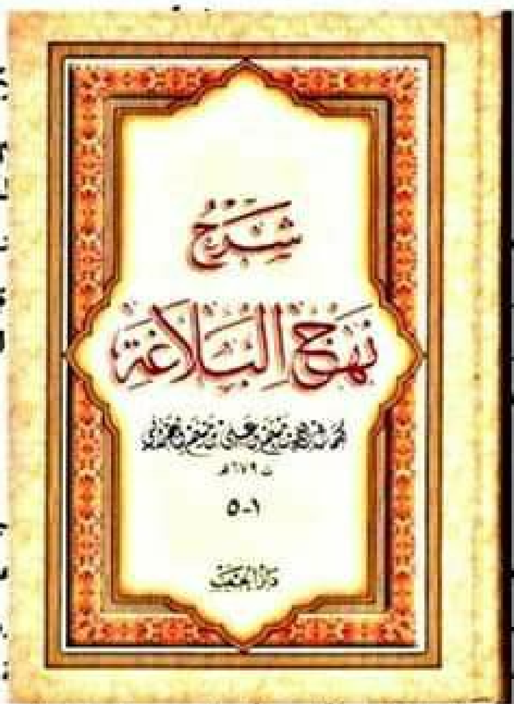

وحيطة له ولذلك قال: وأصلهم دونك نار الحرب. لأنهم إن سلموا وغنموا فذلك الذي ينبغي، وإن انقهروا كان هو مرجعاً لهم وسنداً يقوي ظهورهم به بخلاف شخوصه معهم. فإنّهم إن ظفروا فذلك وإن انقهروا لم يكن لهم ظهر ليلجأون إليه كما سبق بيانه.

وقوله: فإنك إن شخصت. إلى قوله: فيك.

بيان للمفسدة في خروجه بنفسه من وجهين:

دفاع اهلسنت

دفاع اهلسنت

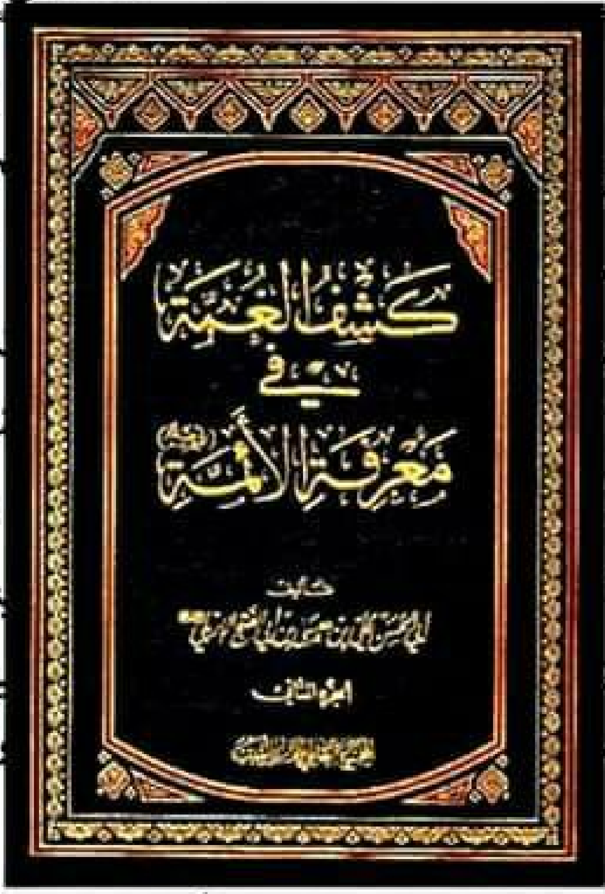

ورفع(١) به الباطل، … عامّة
شاء منهم خاصّة، ف… (٢) فل…
تنازعت العربُ الأم… أمير
نحن أولياؤه وعشير… ذلك لقر…
الآن أولياؤه وذووا… نا بغير حقّ في الدين
معروفٍ ولا أثر في ا… و بينك. ونحن نسأله
تبارك وتعالى أن لا… الآخرة. وبعدُ فإنّ
أمير المؤمنين عليّ بن… هذا الأمر من بعده،
فاتّق الله يا معاوية… وتُصلح به أمورهم(٣)،
والسلام»(٤).

ومن كلامه عليه السلام ما كتبه في كتاب الصلح الّذي استقرّ بينه وبين معاوية حيث رأى حقنَ الدماء، وإطفاء الفتنة، وهو: «بسم الله الرّحمن الرّحيم. هذا ما صالح عليه الحسن بن عليّ بن أبي طالب معاوية بن أبي سفيان، صالحه على أن يسلّم إليه ولاية أمر المسلمين على أن يَعمَلَ فيهم بكتاب الله تعالى وسنّة رسوله(٥) صلّى الله عليه وآله وسيرة الخلفاء الصالحين، وليس لمعاوية بن أبي سفيان أن يَعهَدَ إلى أحد من بعده عهداً، بل يكون الأمر من بعده شورى بين المسلمين، وعلى أنّ النّاس آمِنون حيث كانوا من أرض الله في شامهم وعراقهم وحجازهم ويمنهم،

---

(١) في م: «دفع»، وفي المصدر: «قمع». (٢) الزخرف: ٤٣: ٤٤.
(٣) في ن، خ، م: «يصلح أمورهم».
(٤) مطالب السؤول: ٢: ١٥ ـ ١٦.
وأورد قريبه ابن أعثم في الفتوح: ٤: ١٥١، ورواه مفصّلاً أبو الفرج في مقاتل الطالبيّين: ص ٦٥.
قوله: «لاغرو»: أي ليس بعجب. وقوله: «لا أثر»: الجملة حاليّة، أي والحال أنّه ليس لك أثر محمود وفعل ممدوح في الإسلام. (البحار: ٤٤: ٦٦).
(٥) في ن: «نبيّه».

نہج البلاغہ

ترجمہ وحواشی

از

حجۃ الاسلام علامہ مفتی جعفر حسین صاحب قبلہ مرحوم ومغفور اعلی اللہ مقامہ

المعراج کمپنی

(لاہور پاکستان)

دفاع اہلسنت

لیا تھا۔ک ... گ برسائی، وہ
ندیا ... کے نتیجہ
خا ... استہ ہموار
ابن ... یا اور اُدھر
دور ... شروع کردی
مل گیا، جو ... لینے کے علاوہ فتوا
دے کر اموبوں کے خلاف ایک جال بچھا دیا اور عباسیوں کو بر

---

(۴٦۴) وقال علیہ السّلام فِیْ مَدْ الاَنصَارِ : هُمْ وَاللهِ رَبَّوا الْاِسْلَامَ كَمَا يُرَ الْفِلُوْمَعَ غِنَائِهِمْ بِاَيْدِيهِمُ السِّبَاطِ وَاَلْسِنَ السِّلَاطِ۔

---

(۴٦۵) وقال علیہ السّلام : العین و کَ السه قال الرضی : وهٰذه من الاستعارا العجیبة کأنه یشبه السه بالوعاء، والعین بالوکاء، فإذا أطلق الوکاء لم ینضبط الوعاء، وهذا القول فی الأشهر الأظهر من کلام النبی صلّی الله علیه وآله وسلّم، وقد رواه قوم لأمیر المؤمنین علیه السّلام، وذکر ذلك المبرد فی کتاب (المقتضب) فی باب (اللفظ بالحروف) وقد تکلمنا علی هٰذه الاستعارة فی کتابنا الموسوم؛ (بمجازات الآثار النبویة)

میں سے ہے۔ گویا آپ نے عقب کو ظرف سے اور آنکھ کو تسمہ سے تشبیہ دی ہے اور جب تسمہ کھول دیا جائے تو برتن میں کچھ ہوتا ہے رک نہیں سکتا مشہور واضح یہ ہے کہ یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے مگر کچھ لوگوں نے اسے امیر المومنین علیہ السلام سے بھی روایت کیا ہے۔ چنانچہ مبرد نے اس کا اپنی کتاب ''المقتضب'' باب اللفظ بالحروف میں ذکر کیا ہے، اور ہم نے اپنی کتاب ''مجازات الآثار النبویہ'' میں اس استعارہ کے متعلق بحث کی ہے۔

---

(۴٦٦) وقال علیہ السّلام : فی کلام له: وَوَلِيَهُمْ وَالٍ فَاَقَامَ وَاسْتَقَامَ، حتّٰی ضَرَبَ الدِّيْنُ بِجِرَانِهٖ۔

(۴٦٦) ایک کلام کے ضمن میں آپ نے فرمایا لوگوں کے اُمور کا ایک حاکم وفرماں روا ذمہ دار ہوا جو سیدھے راستے پر چلا اور دوسروں کو اس راہ پر لگایا۔ یہاں تک کہ دین نے اپنا سینہ ٹیک دیا۔

منها قبل وفاته .

واستدلوا : بماروي عن النبي ﷺ أنه قال في ابي بكر وعمر : « هذان سيدا كهول أهل الجنة » قالوا : والمراد بذلك أنهما سيدا من يدخل الجنة من كهول الدنيا ، كما قال ﷺ في الحسن والحسين عليهما السلام « سيدا شباب أهل الجنة » قالوا : والمراد بذلك أنهما سيدا من يدخل الجنة من شباب الدنيا .

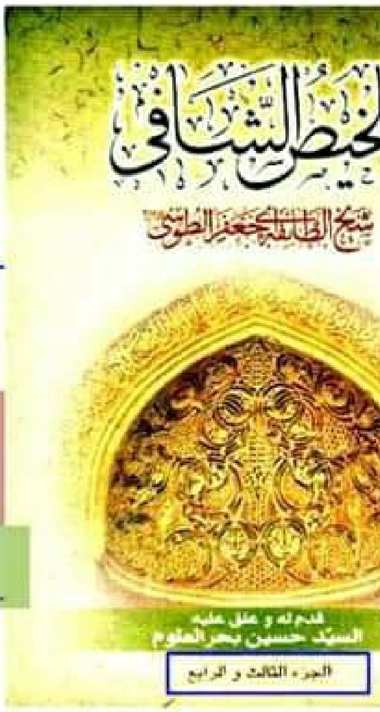

وروي عن جعفر بن محمد عن أبيه : أن رجلا من قريش جاء إلى أمير المؤمنين عليه السلام ، فقال : سمعته يقول في الخطبة - أنفآ - « اللهم أصلحنا بما أصلحت به الخلفاء الراشدين » قلت فمن هما؟ قال : حبيباي وعماك أبو بكر وعمر اماما الهدى ، وشيخا الاسلام ورجلا قريش ، والمقتدى بهما بعد رسول الله ﷺ من اقتدى بهما عصم ، ومن اتبع آثارهما هدي إلى صراط مستقيم » .

وروى أبو جحيفة ومحمد بن علي وعبد خير وسويد بن غفلة وأبو حكيمة وغيرهم - وقد قيل : انهم أربعة عشر رجلا - : ان علياً عليه السلام قال في خطبته : « خير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر وعمر » وفي بعض الاخبار - ولو أشاء أن أسمي الثالث لفعلت .

وفي بعض الأخبار : انه عليه السلام خطب بذلك بعدما أنهي اليه أن رجلا تناول أبا بكر وعمر بالشتيمة ، فدعا به ، وتقدم بعقوبته بعد أن شهدوا عليه بذلك .

وروى جعفر بن محمد عن أبيه عن جده عليهم السلام : قال : لما استخلف أبو بكر جاء أبو سفيان ، فاستأذن على علي عليه السلام ، وقال « ابسط يدك أبايعك فوالله لأملأنها على أبي فصيل خيلا ورجلا » فانزوى عنه علي عليه السلام ، وقال « ويحك يا أبا سفيان ، هذه من دواهيك ، وقد اجتمع الناس على أبي بكر مازلت تبغى الاسلام العوج في الجاهلية والاسلام ووالله ما ضرّ للاسلام ذلك شيئاً مازلت صاحب فتنة » .

دفاع اهلسنت

الْعَيْبِ. أَصَابَ خَيْرَهَا، وَسَبَقَ شَرَّهَا. أَدَّى إِلَى اللهِ طَاعَتَهُ، وَاتَّقَاهُ بِحَقِّهِ. رَحَلَ وَتَرَكَهُمْ فِي طُرُقٍ مُتَشَعِّبَةٍ، لا يَهْتَدِي فِيهَا الضَّالُّ، وَلا يَسْتَيْقِنُ الْمُهْتَدِي.

أقول: الأود: العرج. والعمد: مرض، وهو انسداخ داخل سنام البعير من الحمل ونحوه مع صحّة ظاهره.

وقوله: لله بلاء فلان.

لفظ يقال في معرض المدح كقولهم: لله درّه، ولله أبوه. وأصله أنّ العرب إذا أرادوا مدح شيء وتعظيمه نسبوه إلى الله تعالى بهذا اللفظ، وروي: لله بلاء فلان: أي عمله الحسن في سبيل الله، والمنقول أنّ المراد بفلان عمر، وعن القطب الراوندي أنه إنما أراد بعض أصحابه في زمن رسول الله ﷺ ممّن مات قبل وقوع الفتن وانتشارها، وقال ابن أبي الحديد رحمه الله: إنّ ظاهر الأوصاف المذكورة في الكلام يدلّ على أنه أراد رجلاً ولي أمر الخلافة قبله. لقوله: قوّم الأود وداوى العمد. ولم يرد عثمان لوقوعه في الفتنة وتشعّبها بسببه، ولا أبا بكر لقصر مدّة خلافته وبعد عهده عن الفتن فكان الأظهر أنه أراد عمر، وأقول: إرادته لأبي بكر أشبه من إرادته لعمر لما ذكره في خلافة عمر وذمّها به في خطبته المعروفة بالشقشقية كما سبقت الاشارة إليه.

وقد وصفه بأمور:

أحدها: تقويمه للأود، وهو كناية عن تقويمه لاعوجاج الخلق عن سبل الله إلى الاستقامة فيها.

الثاني: مداواته للعمد، واستعار لفظ العمد للأمراض النفسانيّة باعتبار استلزامها للأذى كالعمد، ووصف المداواة لمعالجة تلك الأمراض بالمواعظ البالغة والزواجر القارعة القوليّة والفعليّة.

الثالث: إقامته للسنّة ولزومها.

الرابع: تخليفه للفتنة. أي موته قبلها. ووجه كون ذلك مدحاً له هو اعتبار عدم وقوع بسببه وفي زمنه لحسن تدبيره.

الخامس: ذهابه نق… …نظ الثوب لعرضه، ونقاء لسلا…

السادس: قلّة…

السابع: إص… في الموضعين يشبه… من الخلافة أي أصاب… وهو العدل وإقامة دين الله الذ… الجزيل في الآخرة والشرف الجليل في الدنيا، وسبق شرّها: أي مات قبل وقوع الفتنة فيها وسفك الدماء لأجلها.

الثامن: أداؤه إلى الله طاعته.

التاسع: اتقاه بحقّه. أي أدّى حقّه خوفاً من عقوبته.

العاشر: رحيله إلى الآخرة تاركاً للناس بعده في طرق متشعبة من الجهالات لا يهتدي فيها من ضلّ عن

دفاع اهلسنت

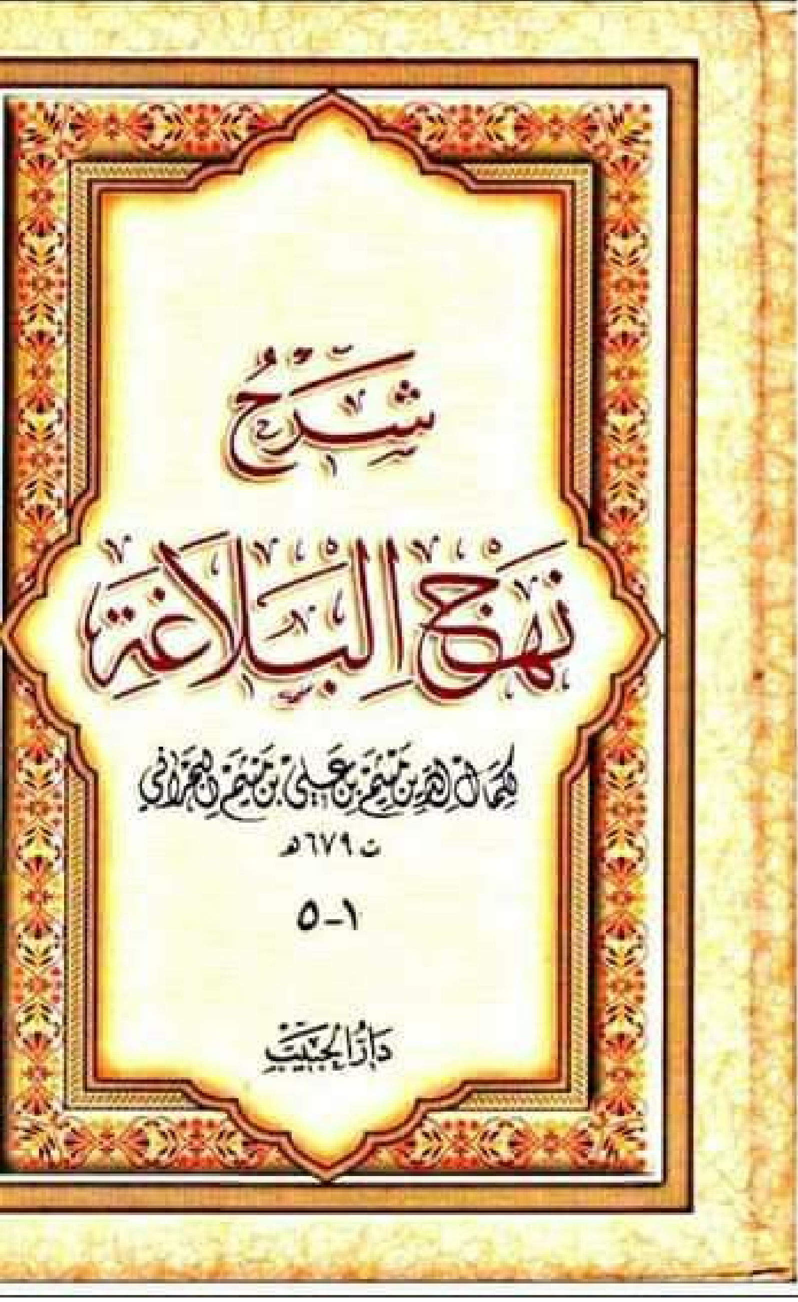

كَنَاقِلِ التَّمْرِ إِلَى هَجَرَ أَوْ دَاعِي مُسَدِّدِهِ
إِلَى النِّضَالِ۔ وَزَعَمْتَ أَنَّ أَفْضَلَ النَّاسِ
فِي الْإِسْلَامِ فُلَانٌ وَ فُلَانٌ فَذَكَرْتَ أَمْرًا
إِنْ تَمَّ اعْتَزَلَكَ كُلُّهُ، وَإِنْ نَقَصَ لَمْ
تَلْحَقْكَ ثُلْمَتُهُ۔ وَمَا أَنْتَ وَ الْفَاضِلَ
وَالْمَفْضُولَ وَالسَّائِسَ وَالْمَسُوسَ؟ وَمَا
لِلطُّلَقَاءِ وَ أَبْنَاءِ الطُّلَقَاءِ وَالتَّمْيِيزَ بَيْنَ
الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ وَتَرْتِيبَ دَرَجَاتِهِمْ
وَتَعْرِيفِ طَبَقَاتِهِمْ هَيْهَاتَ لَقَدْ حَنَّ
قِدْحٌ لَيْسَ مِنْهَا، وَطَفِقَ يَحْكُمُ فِيهَا مَنْ
عَلَيْهِ الْحُكْمُ لَهَا۔ أَلَا تَرْبَعُ أَيُّهَا الْإِنْسَانُ
عَلَى ظَلْعِكَ وَتَعْرِفُ قُصُورَ ذَرْعِكَ
وَتَتَأَخَّرُ حَيْثُ أَخَّرَكَ الْقَدَرُ فَمَا عَلَيْكَ
غَلَبَةُ الْمَغْلُوبِ وَلَا لَكَ ظَفَرُ الظَّافِرِ
وَإِنَّكَ لَذَهَّابٌ فِي التِّيهِ رَوَّاغٌ عَنِ
الْقَصْدِ۔ أَلَا تَرَى۔ غَيْرَ مُخْبِرٍ لَكَ وَلَكِنْ
بِنِعْمَةِ اللّٰهِ أُحَدِّثُ۔ أَنَّ قَوْمًا اسْتُشْهِدُوا
فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ
وَالْأَنْصَارِ وَلِكُلٍّ فَضْلٌ، حَتَّى إِذَا
اسْتُشْهِدَ شَهِيدُنَا قِيلَ سَيِّدُ الشُّهَدَاءِ
وَخَصَّ ... اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَالِهِ ... عَلَيْهِ۔
أَوَلَا ... أَيْدِيهِمْ فِي
سَبِيلِ ... حَتَّى إِذَا

اپنے استاد کو تیر اندازی کے مقابلے کی دعوت دینے والا۔ تم نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ اسلام میں سب سے افضل فلاں اور فلاں (ابو بکر و عمر) ہیں۔ یہ تم نے ایسی بات کہی ہے کہ اگر صحیح ہو تو تمہارا اس سے کوئی واسطہ نہیں، اور غلط ہو تو اس سے تمہارا کوئی نقصان نہیں ہوگا اور بھلا کہاں تم اور کہاں یہ، بحث کو کون افضل ہے اور کون غیر افضل، اور کون حاکم ہے اور کون رعایا! بھلا آزاد کردہ لوگوں اور اُن کے بیٹوں کو یہ حق کہاں سے ہو سکتا ہے کہ وہ مہاجرین اولین کے درمیان امتیاز کرنے، اُن کے درجے ٹھہرانے اور اُن کے طبقے پہچنوانے بیٹھیں۔ کتنا نامناسب ہے کہ جوئے کے تیروں میں نقلی تیر آواز دینے لگے اور کسی معاملہ میں وہ فیصلہ کرنے بیٹھے جس کے خود خلاف۔ بہر حال اس میں فیصلہ ہونا ہے۔ اے شخص، تو اپنے پیروں کے لنگ کو دیکھتے

نہج البلاغہ

ترجمہ و حواشی

از

حجۃ الاسلام علامہ مفتی جعفر حسین صاحب قبلہ مرحوم و مغفور اعلی اللہ مقامہ

المعراج کمپنی

(لاہور پاکستان)

دفاع اہلسنت

در آنست راهنمائی فرما ، و دلم را بانچه خیر و نیکوئی من در آن است راهنمائی از هدایت و راهنمائیهای تو ناسزاوار و از حاجت روائی تو شگفت نیست (زیرا تو راهنما و روا سازندهٔ حاجتها هستی)

۴ـ بار خدایا با من از روی عفو و بخشش خود رفتار کن نه با عدل (که عدل موجب مؤاخذه و گرفتاری است) .

۲۱۹ وَمِن كَلامٍ لَهُ عَلَيْهِ السَّلامُ

۱ـ لِلّٰهِ بِلادُ فُلانٍ ، فَقَدْ قَوَّمَ الْأَوَدَ ، وَدَاوَى الْعَمَدَ ، وَأَقامَ السُّنَّةَ ، وَخَلَّفَ الْفِتْنَةَ ۲ـ ذَهَبَ نَقِيَّ الثَّوْبِ ، قَلِيلَ الْعَيْبِ ، أَصابَ خَيْرَها ، وَسَبَقَ شَرَّها ، أَدّى إِلَى اللّٰهِ طاعَتَهُ وَاتَّقاهُ بِحَقِّهِ ۳ـ رَحَلَ وَتَرَكَهُمْ فِي طُرُقٍ مُتَشَعِّبَةٍ ، لا يَهْتَدِي فِيهَا الضّالُّ ، وَلا يَسْتَيْقِنُ الْمُهْتَدِي

از سخنان آنحضرت عَلَيْهِ السَّلامُ است

(دربارهٔ عمر که از راه ... در ظاهر چنانکه او را ستوده ، ولی باطناً توبیخ و سرزنش نموده ، و از اینرو این سخن با آنچه در خطبهٔ سوم فرموده منافات ندارد) .

۱ـ خدا شهرهای فلان (عمر بن خطاب) را برکت دهد و نگاه دارد که (با مخالفین) کجی را راست نمود (گمراهان را براه آورد) و بیماری را معالجه کرد (مردم شهرهائی را بدین اسلام گرواند) و سنت را برپا داشت (احکام پیغمبر را اجرا نمود) و تباهکاری را پشت سر انداخت (در زمان او فتنه‌ای رو نداد) ۲ـ پاک جامه و کم عیب از دنیا رفت (مانند عثمان بود را پلید بیانالود)

لِلّٰهِ بِلاءُ فُلَانٍ فَقَدْ قَوَّمَ الاَوَدَ وَدَاوَى الْعَمَدَ۔ خَلَّفَ الْفِتْنَةَ وَاَقَامَ السُّنَّةَ۔ ذَهَبَ نَقِيَّ الثَّوْبِ، قَلِيْلَ الْعَيْبِ اَصَابَ خَيْرَهَا وَسَبَقَ شَرَّهَا۔ اَدّٰى اِلَى اللّٰهِ طَاعَتَهُ وَاتَّقَاهُ بِحَقِّهِ۔ رَحَلَ وَتَرَكَهُمْ فِيْ طُرُقٍ مُتَشَعِّبَةٍ لَا يَهْتَدِيْ فِيْهَا الضَّالُّ وَلَا يَسْتَيْقِنُ الْمُهْتَدِيْ۔

انہوں نے ٹیڑھ سے پن کو سیدھا کیا مرض کا چارہ کیا۔ فتنہ و فساد کو پیچھے چھوڑ گئے ۔سنت کو قائم کیا صاف ستھرے دامن اور کم عیبوں کے ساتھ دنیا سے رخصت ہوئے (دنیا کی) بھلائیوں کو پالیا اور اس کی شر انگیزیوں سے آگے بڑھ گئے۔ اللہ کی اطاعت بھی کی اور اس کا پورا پورا خوف بھی کھایا۔ خود چلے گئے اور لوگوں کو ایسے متفرق راستوں میں چھوڑ گئے جن میں گم کردہ راہ راستہ نہیں پا سکتا اور ہدایت یافتہ یقین تک نہیں پہنچ سکتا۔

ل ابن ابی الحدید نے تحریر کیا ہے کہ لفظ فلاں کنایہ ہے حضرت عمر سے اور یہ کلمات انہی کی مدح و توصیف میں کہے گئے ہیں جیسا کہ سید رضی کے تحریر کردہ نسخہ نہج البلاغہ میں لفظ فلاں کے نیچے انہی کے ہاتھ کا لکھا ہوا لفظ عمر موجود تھا ابن ابی الحدید کا دعویٰ ،مگر دیکھنا یہ ہے کہ اگر سید رضی نے بطور تشریح حضرت عمر کا نام لکھا ہوتا تو جس طرح ان کے دوسرے تشریحات موجود ہیں اس تشریح کو بھی موجود ہونا چاہئے تھا اور ان نسخوں میں بھی اس کا وجود ہونا چاہئے تھا کہ جو ان کے نسخہ سے نقل ہوتے رہے ہیں۔ چنانچہ اب بھی موصل میں مستعصم باللہ کے دور کے شہرہ آفاق خطاط یاقوت ،المستعصمی کے ہاتھ کا لکھا ہوا قدیم ترین نہج البلاغہ کا نسخہ موجود ہے۔ مگر سید رضی کی اس تشریح کی نشان دہی کسی ایک نے بھی نہیں کی ،اور اگر ابن ابی الحدید کی اس روایت کو صحیح بھی مان لیا جائے تو اسے زائد سے زائد جناب رضی کی ذاتی رائے کہا جا سکتا ہے جسے کسی قوی دلیل کی موجودگی میں بطور موید تو پیش کیا جا سکتا ہے مگر مستقلاً اس شخصی رائے کو کوئی اہمیت نہیں دی جا سکتی۔

نہج البلاغہ

ترجمہ وحواشی

از

حجۃ الاسلام علامہ مفتی جعفر حسین صاحب قبلہ مرحوم مغفور اعلی اللہ مقامہ

المعراج کمپنی

(لاہور پاکستان)

حیرت ہے کہ ابن ابی الحدید ساتویں ہجری میں سید رضی کے ڈھائی سو اور یہ کہ سید رضی نے اس کی تصریح کر دی تھی چنانچہ ان کے تتبع میں بعض دوسر کے معاصرین میں سے جن لوگوں نے بھی نہج البلاغہ کے متعلق کچھ لکھا ہے ا معاصر ہونے کے سید رضی کی تحریر پر انہیں زیادہ مطلع ہونا چاہئے تھا۔ چنانچہ علا کے دور میں نہج البلاغہ کی شرح اعلام نہج البلاغہ کے نام سے لکھتے ہیں اور وہ اس

حضرت مدح بعض اصحابه بحسن السيرة

سیرت وانه مات قبل ال... قعت بعد

والے رسول الله ...

اس کی تائید ... ۵ ہجری کی شرح نہج نقل کیا ہے۔

دفاع اہلسنت

عن الصادق جعفر بن محمد، عن أبيه، عن آبائه ﷺ، قال: قال رسول الله ﷺ: عجب لمن يحتمي من الطعام مخافة الداء، كيف لا يحتمي من الذنوب مخافة النار!

٤ – حدثنا الحسين بن أحمد بن إدريس ﵀، قال: حدثنا أبي، عن محمد ابن أحمد ابن يحيى بن عمران الأشعري، عن محمد بن حسان الرازي، عن محمد بن علي، عن عيسى بن عبد الله العلوي العمري، عن أبيه، عن آبائه، عن علي ﵇، قال: قال رسول الله ﷺ: اللهمَّ ارحم خلفائي، ثلاثاً. قيل: يا رسول الله، ومن خلفاؤك؟ قال: الذين يبلغون حديثي وسنتي، ثم يعلمونها أُمتي.

٥ – حدثنا علي بن أحمد بن عبد الله بن أحمد بن أبي عبد الله البرقي، قال: حدثني أبي، عن جده أحمد بن أبي عبد الله، عن محمد بن علي القرشي، عن محمد ابن سنان، عن عبد الله بن طلحة وإسماعيل بن جابر وعمار بن مروان، عن الصادق
جعفر بن محمد ﵇: أن عيسى بن م
من أصحابه، فمر بلبنات ثلاث من ذه
إن هذا يقتل الناس. ثم مضى، فقال
آخر: إن لي حاجة. فانصرف، ثم قال ا
ثلاثتهم، فقال اثنان لواحد: اشتر لنا
سما ليقتلهما كي لا يشاركاه في الذه
فلما جاء قاما إليه فقتلاه، ثم تغذيا فما
فأحياهم بإذن الله تعالى ذكره، ثم قال

٦ – حدثنا محمد بن موسى
السعد آبادي، عن أحمد بن محمد ب
محمد ابن أبي الهزهاز، عن علي بن ا
يقول: إن الله عز وجل جعل أرزاق الم
إذا لم يعرف ... دعاه.

٧ – ... علي بن
ابن ها... عن
الله ﵇ ... عند ا
وعمة.

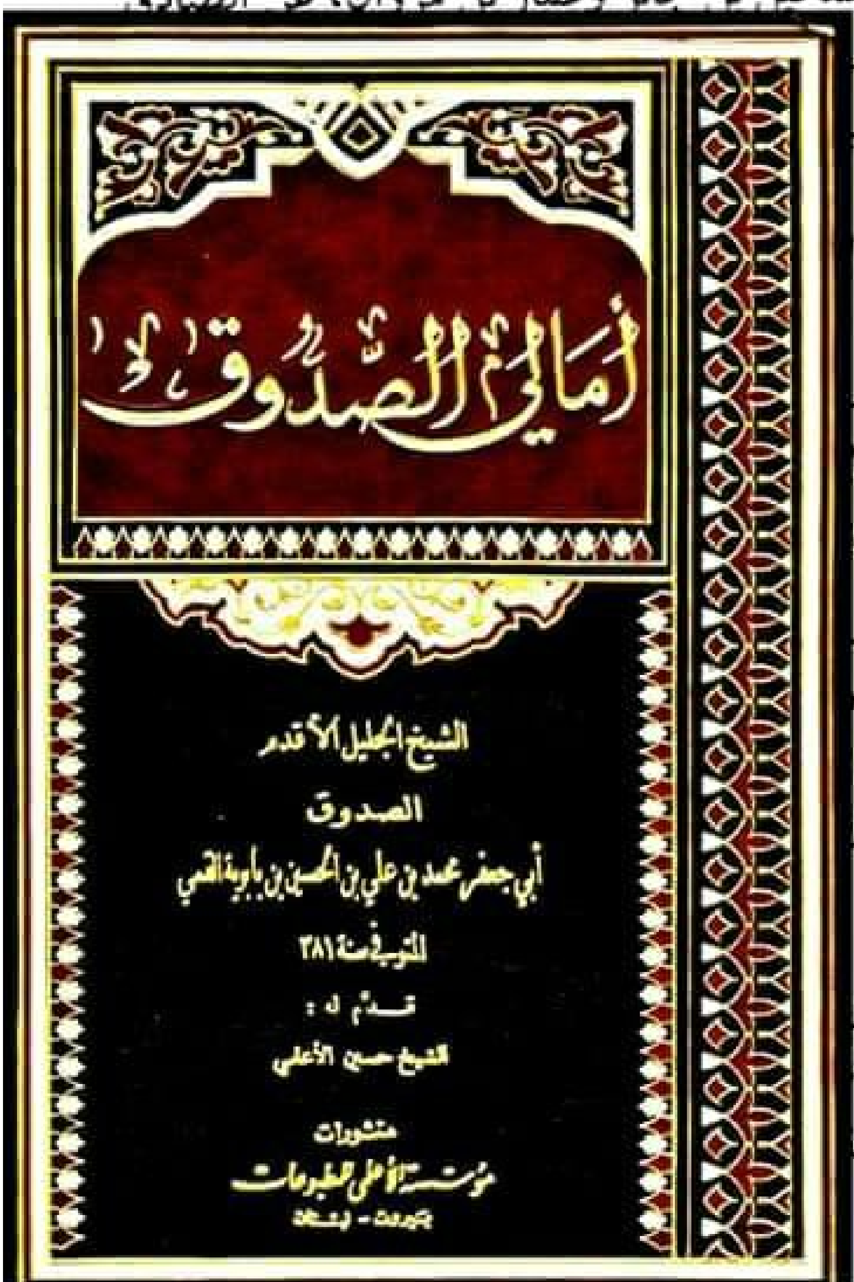

دفاع اہلسنت

دفاع
اہلسنت

افراد ... نے کہا
ہو ... ہم
جو ... بیان
ہو۔ ہم ... گراں
اس وقت حضرت جبرئیلؑ نازل
کے حکم سے اُحد کے اطراف سے
انصار میں کھودنے کے لئے تقسیم
خود فرمائی۔ کدال لے کر کھودنے لگے
تھک گئے۔ اور فرمایا دنیا دی زندگی
بخش دے۔ جب مسلمانوں نے
کھودنے اور مٹی ہٹانے میں مشغول
فتح میں تشریف فرما تھے۔ صحابہ

اُردو ترجمہ

حیاتُ القلوب

جلد دوم

مؤلفہ علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ

جابر بن عبداللہ انصاری کو حضرتؐ کی خدمت میں بھیجا۔ جابر کہتے ہیں کہ جب میں مسجد میں پہنچا تو دیکھا کہ حضرت پیٹھ کے بل لیٹے ہیں اور چادر سرِ اقدس کے نیچے ہے اور بھوک کے سبب شکم پر پتھر باندھے ہوئے ہیں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ زمین میں ایک پتھر ظاہر ہوا ہے جس پر کدال کام نہیں کرتا۔ حضرت یہ سنکر اُٹھے اور بہت جلد وہاں پہنچے۔ پانی منگا کر وضو کیا اور ایک چلو دہانِ اقدس میں لے کر غرارہ کیا اور اس پتھر پر کلی کی پھر کدال لے کر اس پتھر پر ایک ضربت لگائی جس سے ایک بجلی سی چمکی۔ جابرؓ کہتے ہیں کہ اس کی روشنی میں ہم نے قصرہائے شام دیکھے دوسری ضربت پر پھر روشنی ہوئی جس میں قصرہائے مدائن نظر آئے۔ تیسری بار ضربت لگائی تو یمن کے قصور دکھائی دیئے۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ مقامات جن پر بجلی چمکی ہے تم فتح کرو گے۔ یہ سُنکر مسلمان خوش و مسرور ہوئے منافقوں نے آپس میں کہا قیصر و کسریٰ کے ملکوں کا وعدہ کرتے ہیں اور خوف و ہیبت کے سبب خود خندق کھود رہے ہیں۔ اُس وقت خدا نے آیت قُلِ اللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ الخ (آیت ۲۶ سورۃ آل عمران پ ۳) منافقین کی تکذیب و تادیب میں نازل فرمائی۔ ابن بابویہ نے روایت کی ہے کہ جب پہلی مرتبہ کدال حضرتؐ نے مارا اور پتھر کچھ ٹوٹا تو حضرتؐ نے اللہ اکبر کہا اور فرمایا خدا نے شام کی کنجیاں مجھ کو عطا فرمائیں۔ اور خدا کی قسم وہاں کے قصرہائے سُرخ میں دیکھ رہا ہوں۔ پھر دوسرا کدال مارا تو دوسرا تہائی حصہ پتھر کا ٹوٹا۔ حضرتؐ نے فرمایا اللہ اکبر خدا نے ملکِ فارس کی کنجیاں مجھ کو عطا فرمائیں اور بخدا میں اس وقت مدائن کا قصر سفید دیکھ رہا ہوں۔ جب تیسرا کدال مارا تو پورا پتھر ٹوٹ گیا۔ حضرتؐ نے فرمایا اللہ اکبر خدا نے یمن کی کنجیاں مجھے دیں اور خدا کی قسم میں صنعا کے دروازے دیکھ رہا ہوں۔ کلینی نے بسندِ معتبر حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کدال امیرالمومنینؑ یا جناب سلمانؓ کے ہاتھ سے لے کر ایک ضربت ماری جس سے پتھر تین ٹکڑے ہو گئے تو فرمایا کہ اسی ضربت سے قیصر و کسریٰ کے خزانے مجھ پر کھل گئے۔ یہ سُنکر اول نے دوم سے کہا ہم خوف و خطر

صفات مخصوصة تميزوا بها من بين العالمين، فقال: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَن يَرْتَدَّ مِنكُمْ عَن دِينِهِ﴾ أي من يرجع منكم، أي من جملتكم إلى الكفر بعد إظهار الإيمان ﴿فَلَن يَضُرَّ﴾ دين الله شيئاً فإن الله لا يُخلي دينه من أنصار يحمونه، ﴿فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ﴾ أي يحبهم الله ويحبون الله ﴿أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ﴾ أي رحماء على المؤمنين غلاظ على الكافرين، وهو من الذُل الذي هو اللين، لا من الذُل الذي هو الهوان. قال ابن عباس: «تراهم للمؤمنين كالولد لوالده وكالعبد لسيده وهم في الغلظة على الكافرين كالسبع على فريسته». ﴿يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ﴾ بالقتال لإعلاء كلمة الله وإعزاز دينه ﴿وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ﴾ فيما يأتون من الجهاد والطاعات. واختلف فيمن وصف بهذه الأوصاف منهم فقيل: هم أبو بكر وأصحابه الذين قاتلوا أهل الردة، عن الحسن وقتادة والضحاك. وقيل: هم الأنصار، عن السدي. وقيل: هم أهل اليمن، عن مجاهد. قال: قال رسول الله ﷺ: «أتاكم أهل اليمن، هم ألين قلوباً وأرق أفئدة، الإيمان يماني والحكمة يمانية». وقال عياض بن غنم الأشعري: لما نزلت هذه الآية أومأ رسول الله إلى أبي موسى الأشعري، فقال: هم قوم هذا، وقيل: إنهم الفرس، ورُوِيَ أن النبي ﷺ سئل عن هذه الآية، فضرب بيده على عاتق سلمان، فقال: «هذا وذووه» ثم قال: «لو كان الدين معلقاً بالثريا لتناوله رجال من أبناء فارس». وقيل: هم أمير المؤمنين علي عليه السلام وأصحابه حين قاتل من قاتله من

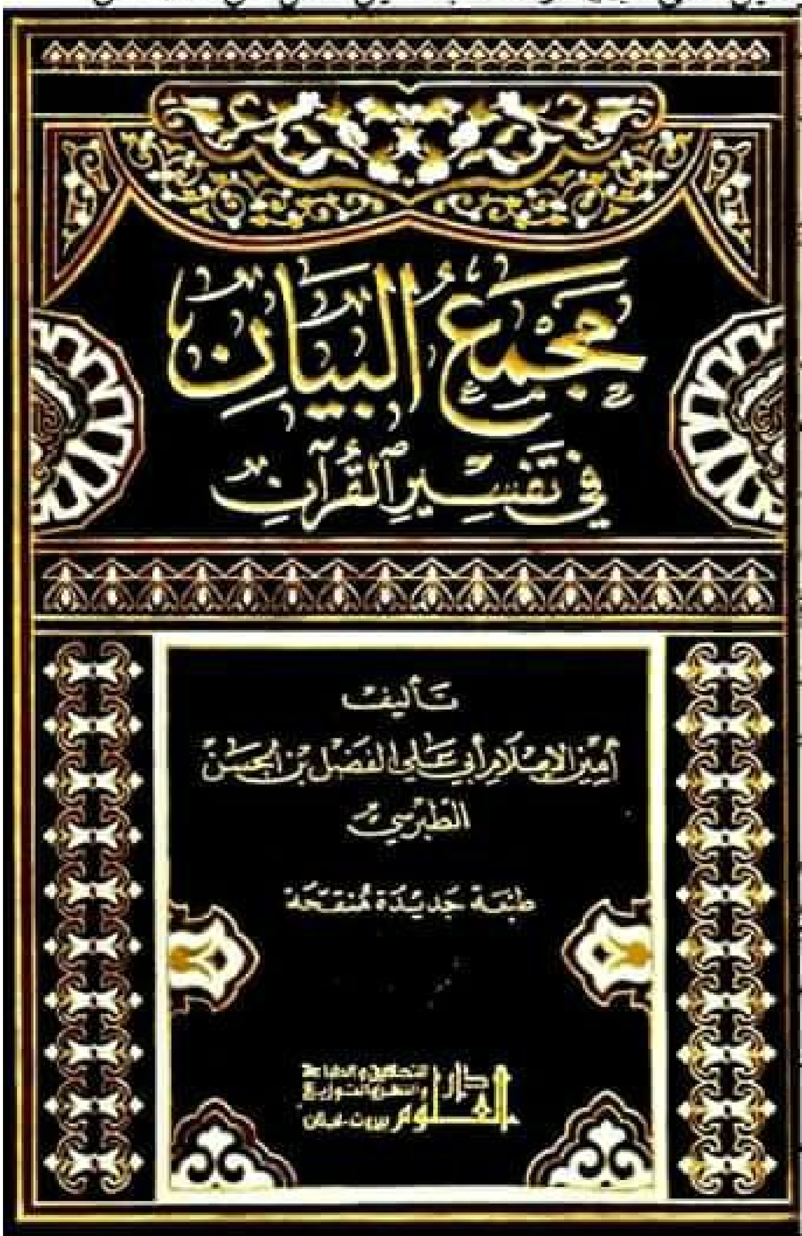

الناكثين والقاسطين والمارقين، وروي ذلك ع
جعفر وأبي عبد الله، ويؤيد هذا القول أن الن
فقال فيه وقد ندبه لفتح خيبر بعد أن رد عنها
ويجبنونه: «لأعطين الراية غداً رجلاً يحب الله
يرجع حتى يفتح الله على يده» ثم أعطاها إياه
الكفار والجهاد في سبيل الله، مع أنه لا يخاف
عن استحقاق ذلك، لِمَا ظَهر من شدته على أ
في تشييد الملة ونصرة الدين والرأفة بالمؤمنين
علي لهم من بعده، حيث جاء سهيل بن عمر
لحقوا بك فارددهم علينا، فقال رسول الله ﷺ
رجلاً يضربكم على تأويل القرآن كما ضربتك
رسول الله، أبو بكر؟ قال: «لا(٢)»، ولكنه خا
نعل رسول الله ﷺ. ورُوِي عن علي عليه السلام
حتى اليوم»، وتلا هذه الآية. وروى أبو إسحا
بن المسيب ع ... رسول الله ﷺ
فيُجلَوْن عن ... رب أصح
من بعدك، إ ... القهقرى

دفاع اهلسنت

(١) جمع رقيق. (٢) [قال ف

٤ ـ عن داود بن فرقد عمن أخبره عن أبي عبد الله عليه السلام قال : لو قد قُرِء القرآن كما أنزل لألفيتنا فيه مسمّين(١) .

٥ ـ وقال سعيد بن الحسين الكندي عن أبي جعفر عليه السلام بعد مسمّين كما سمّي من قبلنا(٢) .

٦ ـ عن ميسر عن أبي جعفر عليه السلام قال : لولا أنه زيد في كتاب الله ونقص منه ما خفي حقّنا على ذي حجى ، ولو قد قام قائمنا فنطق صدّقه القرآن(٣) .

٧ ـ عن مسعدة بن صدقة عن أبي جعفر عليه السلام عن أبيه عن جدّه قال : قال أمير المؤمنين عليه السلام سَمُّوهم بأحسن أمثال القرآن يعني عترة النبي صلى الله عليه وآله وسلم ، هذا عذب فرات فاشربوا ، وهذا ملح أجاج فاجتنبوا(٤) .

٨ ـ عن عمر بن حنظلة عن أبي عبد الله عليه السلام عن قول الله ﴿قُلْ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيداً بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ﴾ ...
من الكتاب قال : حسبك كل شيء في ال...
فهو في الأئمة عني به(٥) .

علم الأئمة ...

١ ـ عن الأصبغ بن نباتة قال : لم...
بهم أربعين صباحاً يقرأ بهم ﴿سَبِّح...
المنافقون : لا والله ما يحسن ابن أبي ...

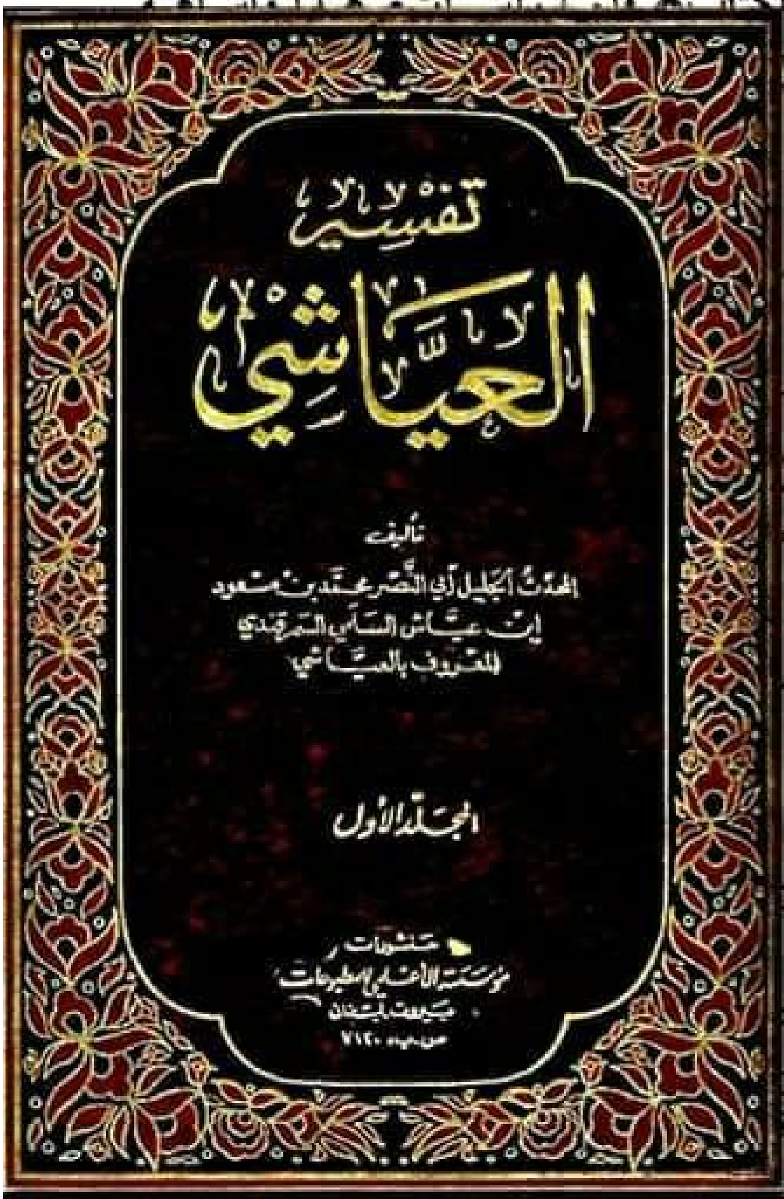

(١ـ٢) البحار ج ١٩ : ٣٠ . البرهان ج ١ : ٢٢ ...
ج ٣ : ٤٣ . وألفاه : وجده .
(٣ـ٤) البحار ج ١٩ : ٣٠ . البرهان ج ١ : ٢٢ ...
العاملي (... بيان فراجع ...
الأحاديث ...
(٥) البحار ... ٢٢ : ١ ... إثبا...
العاملي ... بيان فراجع ...
الأحاديث ... ولمؤلفه (ره) ...

دفاع اهلسنت

دفاع
اہلسنت

بخواب رفتن هر چه می بیند و ده خوردن [illegible] شود ، و شاید مراد این باشد که اگر شخص در پس آینده خود بنگرد [illegible] بند گرفتار آن است و هرگاه آنرا بسته نگردد آینده خود را ننگرد [illegible] یقظة الله » فرماید :)

این فرمایش از کنایه [illegible] نگاه را بظرف و چشم را به بند تشبیه فرموده و چون بند باز شود [illegible] بیرون بیاید) و مشهور نزد آشکار تر آنست که این گفتار از فرمایش پیغمبر صلی الله علیه [و آله] باشد ، و گروهی آنرا از امیر المؤمنین علیه السلام نقل کرده اند ، و این مطلب را مبرّد در کتاب «المقتضب» در باب «اللفظ بالحروف» بیان کرده است و ما درباره این کنایه در کتاب خود که «مجازات الآثار النبویّة» نامیده شده است گفتگو نموده ایم .

۴۵۹ وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي كَلَامٍ لَهُ: وَوَلِيَهُمْ وَالٍ فَأَقَامَ وَاسْتَقَامَ حَتَّى ضَرَبَ الدِّينُ بِجِرَانِهِ .

امام علیه السلام در سخنی (درباره عمر ابن خطاب) فرموده است : و (بعد از ابوبکر) فرمانروائی بر مردم فرمانروائی (عمر بمقام خلافت نشست) پس (امر خلافت را) برپاداشت و ایستادگی نمود (بهر سو تسلط یافت) تا آنکه دین قرار گرفت (همچنانکه شتر هنگام استراحت پیش گردن خود را بزمین نهد ، اشاره باینکه اسلام پس از فتنه و جهادهای بسیار از او تمکین نموده زیر بارش رفتند) .

۴۶۰ وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ عَضُوضٌ يَعَضُّ الْمُوسِرُ فِيهِ عَلَى مَا فِي يَدَيْهِ وَلَمْ يُؤْمَرْ بِذٰلِكَ، قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ: (وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ) تَنْهَدُ فِيهِ الْأَشْرَارُ، وَتُسْتَذَلُّ فِيهِ الْأَخْيَارُ، وَيُبَايِعُ الْمُضْطَرُّونَ، وَقَدْ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَنْ بَيْعِ الْمُضْطَرِّينَ .

امام علیه السلام (در پیشامدهای ناروا) فرموده است : می آید بر مردم روزگار بسیار گزنده

﴿وَعَلَيْكُم مَّا حُمِّلْتُمْ﴾ أي: كُلّفتم من الطاعة والمتابعة ﴿وَإِن تُطِيعُوهُ﴾ أي: وإن تطيعوا الرسول ﴿تَهْتَدُوا﴾ إلى الرشد والصلاح، وإلى طريق الجنة ﴿وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ﴾ أي: ليس عليه إلا أداء الرسالة وبيان الشريعة، وليس عليه الاهتداء، وإنما ذلك عليكم ونفعه عائد إليكم، والمبين: البيّن الواضح. ﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ﴾ أي: صدّقوا بالله وبرسوله، وبجميع ما يجب التصديق به ﴿وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ﴾ أي: الطاعات الخالصة لله ﴿لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ﴾ أي: ليجعلنهم يخلفون من قبلهم. والمعنى: ليورثنهم أرض الكفار من العرب والعجم، فيجعلهم سكانها وملوكها ﴿كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ﴾. قال مقاتل: يعني بني إسرائيل إذ أهلك الله الجبابرة بمصر، وأورثهم أرضهم وديارهم وأموالهم.

وعن أُبَيّ بن كعب قال: لمّا قدم رسول الله ﷺ وأصحابه المدينة، وآوتهم الأنصار، رمتهم العرب عن قوس واحدة، وكانوا لا يبيتون إلا مع السلاح، ولا يصبحون إلا فيه. فقالوا: ترون أنا نعيش حتى نبيت آمنين مطمئنين، لا نخاف إلا الله؟ فنزلت هذه الآية. وعن المقداد بن الأسود، عن رسول الله ﷺ أنه قال: «لا يبقى على الأرض بيت مدر ولا وبر، إلا أدخله الله تعالى كلمة الإسلام بعز عزيز أو ذل ذليل، إما أن يعزهم الله فيجعلهم من أهلها، وإما أن يذلهم فيدينون لها». وقيل: إنه أراد بالأرض

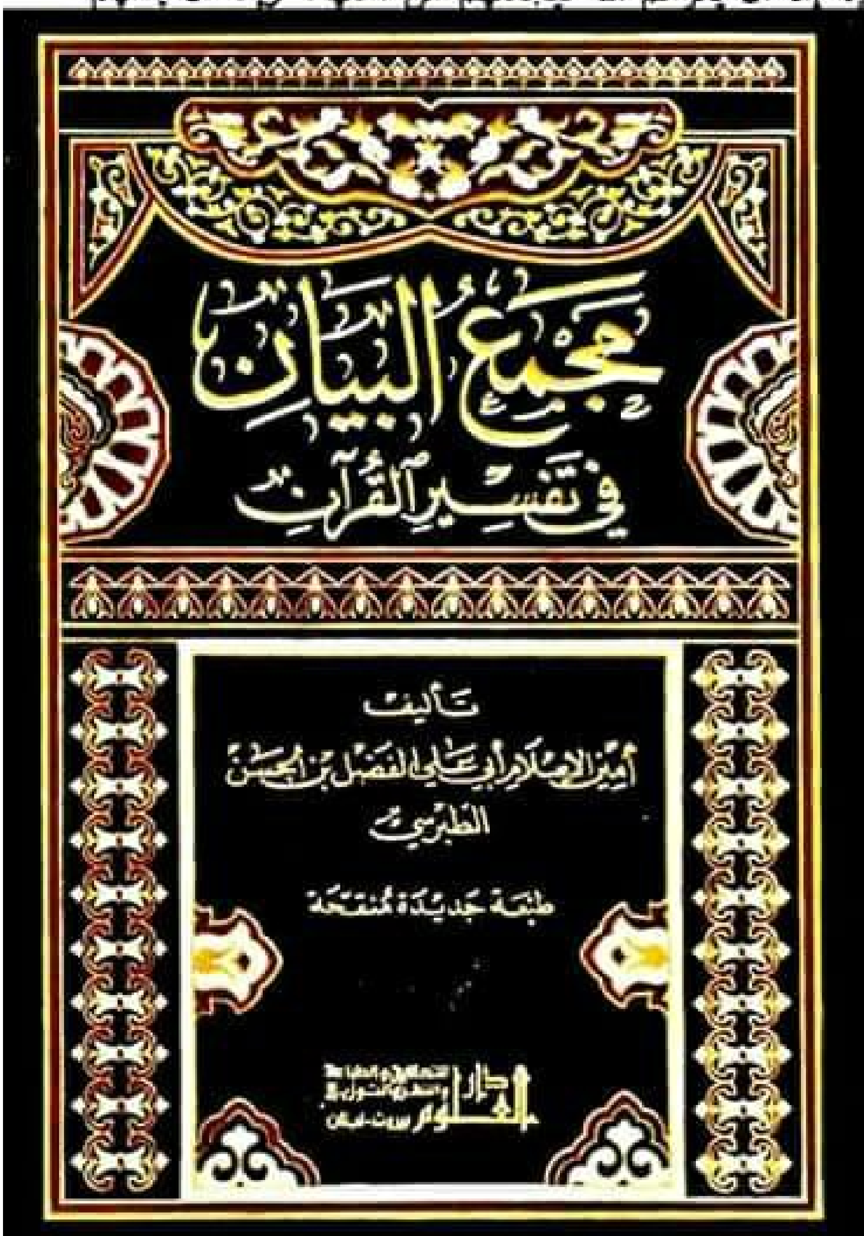

﴿وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ﴾ يعـ
يظهره على الدين كله، كما قال: «زويت
أمتي ما زوي لي منها». وقيل: تمكينه بـ
بعد أن كانوا يخفونه. ﴿وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَـ
بمكة، آمنين بقوة الإسلام وانبساطه. قا
هذه الأمة: مكّن لهم في الأرض وأبدلهـ
وعده لهم. وقيل: معناه وليبدلنهم من بـ
عن النبي ﷺ أنه قال حاكياً عن الله سـ
بين أمنين: إنْ خافني في الدنيا أمنته
﴿يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا﴾ هذا است
عن ابـ معناه لا يراؤ
نبيـ غيب
ذ ـك
هو
معناه
هم واختلـ
وقيل: هـ محمد ﷺ، عـ

دفاع اهلسنت